الروضات النجات

فی

مولد ختم الرسالات

ترجمہ

# بہارِ کائنات

الشیخ باقر کتانی رحمۃ اللہ علیہ (مراکش)

مترجم

حضرت مولانا احمد سعید سعیدی

## مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّہٖ وَعَبْدِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَجُنْدِہٖ۔ اَمَّا بَعْدُ!

علمِ سیرت کا تعلق اُن علوم سے ہے جن کا سیکھنا، جاننا اور پڑھتے رہنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ علمِ سیرت کے سبق آموز واقعات کو ذہن نشیں کرنا ازحد لازمی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ جب کہ اس علم کا نصف حصہ کلامِ الٰہی میں مذکور ہے اور دوسرا حصہ حضور پُرنور ﷺ کی سنّتِ پاک کی صورت میں پہلے کی شرح کر رہا ہے۔

سیرت نگاری پر بصمیمِ قلب توجہ دینا ہر دور میں غلامانِ مصطفےٰ کا شیوہ رہا ہے۔ نظم ونثر دونوں میں لکھی جانے والی سینکڑوں کتابیں اس پر شاہد ہیں۔ ان کتابوں نے حضور پُرنور ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال کو انسانیت کی فلاح اور بھلائی کیلئے تا قیامت اپنے ماتھے کا جھومر بنا رکھا ہے اور قبل از ولادتِ نبوی کے حالات وواقعات سے لے کر حضور پُرنور ﷺ کے رفیقِ اعلیٰ کی بارگاہ میں پہنچنے تک کی تمام بہاریں اپنے اندر مہکا رکھی ہیں۔ تاریخِ عالم اُٹھا کر دیکھیں کہیں بھی اس کی نظیر نہیں ملتی حتیٰ کہ قبل ازیں تشریف لے آنے والے اَنبیاء ورُسل کی تاریخ بھی ایسی مثال لانے سے قاصر ہے نیز ان کتابوں میں وہ فتوحاتِ اسلامیہ جو صحابہ کرام کے ہاتھوں آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ہوئیں یا آپ ﷺ کے وصال فرما جانے کے بعد ہوئیں اُن سب کے نقوش ثبت ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ یہ تو منکروں سے آپ ﷺ کی تصدیق کا ضرورۃً تقاضا کرتی ہیں۔ امام ابن حزم ظاہری نے اپنی مایہ ناز تالیف ''الفصل فی الملل'' میں اس نکتہ پر سیر حاصل بحث کی ہے نیز یہ رسول اللہ ﷺ کے سچے ہونے



کی گواہی دیتی ہیں۔ ہم ایمان ویقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کوئی معجزہ نہ پیش کرتے تو صرف آپ ﷺ کی سیرت ہی سارے انسانیت کیلئے کافی تھی۔ سیرت پاک پر لکھی جانے والی اکثر کتابیں حضور پُرنور ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے بارے میں فائدہ بخش کلام سے نوازتی ہیں اور آپ ﷺ کے اسوہ مبارکہ کے ہر ہر پہلو کو لوحِ قلب وباطن پر ثبت کرتی ہیں جسے ایک نہ ایک عنوان کے تحت صحابہ کرام اور تابعین سے روایت کیا گیا ہے۔ ہم ذیل میں چند کا ذکرِ خیر کئے دیتے ہیں۔

1) السّیرۃ لأبی بکر محمد بن مسلم بن شھاب القرشی المدنی

آپ مشہور تابعی صغیر ہیں۔ آپ کی وفات 124ھ میں ہوئی۔

2) السّیرۃ لأبی بکر محمد بن اسحاق

آپ ولاء کے اعتبار سے مطلبی ہیں۔ آخر دم تک عراق میں قیام پذیر رہے۔ آپ حق وصداقت کا پرچار کرنے میں جان کی بازی لگانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اِسی وصف کی بنا پر امامِ صدوق کہلاتے ہیں۔ آپ 151ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

3) السّیرۃ لأبی عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی الأسلمی

آپ قاضی الحافظ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مشہور سیرت نگار ہیں۔ آپ نے سرزمین بغداد پر 206ھ میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی

4) السّیرۃ لأبی محمد عبد الملک بن ھاشم الحمیری المعافری المصری

آپ اپنے دور کے مایہ ناز امام ہیں۔ ابتلائے زمانہ کے پنجوں سے اپنے آپ کو بچانے کا فن اچھی طرح جانتے تھے۔ ہر شے کو باریک بینی سے دیکھتے اور حالات

کے پلٹنے سے پہلے درست نتائج نکال لیتے۔

آپ کی قابلیت کسی بھی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔

آپ 218ھ میں واصل بحق ہوئے۔

5) السّيرة الشّريفة النّبويّة

لأبی عبد الله محمد بن سعد بن منيع المصری الزّهری

آپ بیک وقت ایک محدّث، مؤرخ، ماہرِ علم الانساب، فقیہ اور نحوی ہیں۔ آپ امام واقدی کے کاتب کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ 230ھ میں بغداد میں وصال فرماگئے۔

6) شرف مصطفٰے

لأبی سعيد عبد الملك بن محمد النيشابوری

آپ حافظِ حدیث ہیں۔ کافی کتابیں تالیف کی ہیں۔ نیشاپور میں 406ھ میں فوت ہوئے۔

7) جوامع السّيرة

لأبی محمد علی بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسی

آپ اپنے دور کے امامِ مجتہد اور فخرِ اسلام ہیں۔ سرزمینِ اندلس کے سپوت اور پانچویں صدی ہجری کے مجدّد ہیں۔ آپ نے 456ھ میں وفات پائی۔

8) الدّرر فی المغازی والسِّيَر

لأبی عمر يوسف بن عبد البرّ النمری القرطبی المالکی

آپ اپنے زمانے کے امام ہیں۔ دینِ اسلام کا فخر اور ناز ہیں۔ حافظ الحدیث ہیں۔ آپ کی وفات سرزمینِ اندلس میں 463ھ میں ہوئی۔

9) الشّفا فی تعريف حقوق المصطفیٰ



لأبی الفضل عياض بن موسیٰ بن عياض اليحصبی المالکی

آپ کی زندگی عشقِ محمدی سے عبارت ہے۔ حافظ الحدیث ہیں۔ اپنے دور کے محدّث اعظم اور فخرِ مراکش ہیں۔ نورِ علم آپ کا نصیب رہا ہے۔ آپ 544ھ میں مراکش میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

10) الرّوض الأنف فی شرح غريب الفاظ سيرة ابن اسحاق ممّا بلغنی علمهٔ ويسّر لی فهمهٔ من لفظ غريب او اعراب غامضٍ، او كلام مستغلق او نسب عويص او موضع فقه ينبغی التنبيه عليه او خبر ناقص، يوجد السبيل الیٰ تتمّته۔

لأبی زيد عبد الرّحمٰن بن عبد الله السّهيلی الأندلسی۔

پیدائشی نابینا تھے۔ علم و دانش کی عمیق وادیوں میں آبلہ پائی کر کے زمانہ بھر کی عظمتیں حاصل کیں۔ آپ نے ان گنت کتابیں لکھی ہیں۔ آپ نے 581ھ میں سرزمینِ مراکش پر اپنی جاں جان آفریں کے سپرد کی۔

11) الوفا باخبار المصطفیٰ

لأبی الفرج عبد الرّحمٰن بن أبی الحسين علی بن الجوزی القرشی التّيمی البكری الصديقی

آپ اپنے دور کے امام، حافظِ حدیث اور بے بدل واعظ تھے۔ آپ کا وصال 597ھ میں سرزمینِ بغداد پر ہوا۔

12) الاكتفاء فی مغازی المصطفیٰ والثلاثة الخلفاء

لأبی الرّبيع سليمان بن موسیٰ الحميدی الكلاعی البلنسی

آپ بہت بڑے امام ہیں۔ سرزمینِ اندلس کے آخری حافظ الحدیث ہیں۔ بیشمار کتابیں تحریر کیں۔ آپ نے 634ھ میں دشمنانِ اسلام کے شہر میں درجہ شہادت پایا۔

13) السّیرة

لِمحبّ الدّین أبی العبّاس احمد بن عبد الله الطّبری المکی الشّافعی

آپ حجاز اور یمن کے بے مثل شیخ ہیں۔ آپ مقتدائے زمانہ، فقیہ اعظم اور محدّث ہیں۔ آپ کا وصال سرزمینِ مکّہ پر 694ھ میں ہوا۔

14) عیون الأثر فی فنون المغازی والشّمائل و السِّیَر

لأبی الفتح محمد بن محمد سیّد النّاس الیعمری الأندلسی الأصل المصری الشّافعی

آپ کی پیدائش اندلس میں ہوئی اور وہیں جوان ہوئے۔ آپ نے علم و حکمت میں بہت بڑا نام کمایا ہے۔ حافظ الحدیث ہیں۔ علم کا یہ آفتاب عالمتاب سرزمینِ مصر پر 734ھ میں غروب ہوا۔

15) الفتح القریب فی سیرة الحبیب

لأبی الفضل فتح الدّین النّابلسی

آپ کی یہ تصنیف نظم کی صورت میں ہے۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم، قاضی اور عظیم شاعر ہیں۔

16) الزّهر الباسم فی سیرة أبی القاسم

لعلاء الدّین مغلطای بن قلیج الحنفی التّرکیب المصری

حافظ الحدیث ہیں۔ آپ کی بیشمار تالیفات علمی مقام کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔
آپ کا انتقال سرزمینِ مصر پر 762ھ میں ہوا۔

17) السّیرة

لأبی محمد عبد الکریم بن عبد النّور الحلبی ثمّ المصری الحنفی المعروف بابن أخت الشّیخ نصر الامام الحافظ مفتی الدّیار المصریّة



آپ ایک جیّد عالم ہیں۔ آپ کا وصال مصر میں ہی 735ھ میں ہوا۔

18) السّیرة الکبریٰ

لِعزّ الدّین أبی عمر عبد العزیز بن بدر الدّین بن جماعة الکنانی الحموی الشّافعی

آپ دیارِ مصر میں قاضی القضاة کے عہدے پر فائز رہے ہیں۔ آپ مکّہ مکرّمہ میں 767ھ میں فوت ہوئے۔

19) السّیرة النّبویّة

لأبی الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الدّمشقی

آپ ایک معروف شخصیت ہیں۔ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور امام ہیں۔ آپ کی کتابیں آپ کا علمی شاہکار ہیں۔ ان گنت افراد نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہے۔ اب بھی آپ کے وصال کے بعد آپ کی کتابوں سے مخلوقِ خدا بہرہ ور ہو رہی ہے۔ آپ 884ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

20) الدُّرر السّنیّة فی نظم السِّیَر الزّکیّة

لِزین الدّین عبد الرّحیم بن الحسین العراقی المصری الشّافعی

آپ بہت بڑے امام اور مشہور حافظ الحدیث ہیں۔ آپ ایک مقتدر مصنّف کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ آٹھویں صدی ہجری کے مجدّد ہیں۔ آپ مصر میں ہی 806ھ میں فوت ہوئے۔

21) السّیرة

لِشهاب الدّین أحمد بن علی بن حجر الکنانی العسقلانی

آپ کے آباؤاجداد کا تعلق عسقلان سے ہے۔ اسی وجہ سے عسقلانی کہلاتے ہیں حالانکہ آپ کی ولادت مصر میں ہوئی، وہیں نشوونما پائی، سکونت اختیار کی اور وہیں

رحلت فرمائی۔ اپنے زمانے میں سید الحفاظ کہلاتے تھے۔ 852ھ میں فوت ہوئے۔

22) بهجة المحافل وبغية الأماثل فی تلخيص المعجزات والسِّيَر والشّمائل

لأبی زكريا عماد الدّين يحيیٰ بن أبی بكر العامری اليمنی

آپ اپنے دور کے امام، محدّث، بہت بڑے علاّمہ اور علم وحکمت کا مستند خزانہ تھے۔ آپ نے سرزمینِ یمن میں 893ھ کو وفات پائی۔

23) المواهب اللّدنيّة بالمنح المحمديّة

لشهاب الدّين أبی العبّاس أحمد بن محمد القسطلانی المصری الشّافعی

آپ عظیم المرتبت امام، حافظِ حدیث اور حجۃ الاسلام ہیں۔ آپ کی وفات 923ھ میں سرزمینِ مصر پر ہوئی۔

24) سبل الهدیٰ والرّشاد فی سيرة خير العباد وذكر فضائله وأعلام نبوّته وأفعاله وأحواله فی المبدء والمعاد

لشمس الدّين محمد بن يوسف الشّامی الدّمشقی الصّالحی

آپ مدرسہ حافظ سیوطی کے فارغ التحصیل علماء میں سے ہیں۔ اپنے دور کے قابلِ قدر امام ہیں۔ نے قاہرہ میں اپنی سکونت رکھی۔ 942ھ میں فوت ہوئے۔

25) إنسان العيون فی سيرة الأمين والمأمون

لنور الدّين أبی الحسن علی بن ابراهيم الحلبی المالكی

آپ بہت بڑے متبحر عالمِ دین ہیں۔ آپ کی وفات مصر میں ہی 1044ھ میں ہوئی۔

26) شرح مواهب القسطلانی



لأبی عبد الله محمد بن عبد الباقی الزّرقانی المصری المالكی

آپ دیارِ مصر کے خاتمۃ المحدّثین اور بہت بڑے امام ہیں۔ آپ کا وصال مصر میں 1122ھ میں ہوا۔

27) الذّخيرة فی السّيرة النبويّة

لأبی عبد الله محمد المعطی بن صالح الشّرقی المغربی التّادلی الجعدی

آپ بہت بڑے شیخ، عارفِ وقت، مستند عالم اور ماہر ادیب ہیں۔ وفات بجعد کے مقام پر 1180ھ میں ہوئی۔

28) المقالات السّنيّة فی مدح خير البريّة

لأبی عثمان بن علی

آپ بہت بڑے عالم اور ممتاز شخصیت کے مالک ہیں۔

29) السّيرة لأبی الفارس

آپ یگانہ روزگار امام، جلیل القدر علامہ، بیک وقت کئی فنون پر دسترس رکھنے والے فاضل اور انسائیکلوپیڈیا ہیں۔

30) فرائد الدّرر وفوائد الفكر فی شرح مختصر السِّيَر

لأبی علی بن أبی القاسم بن باديس القسمطينی

آپ اپنے وقت میں قاضی کے عہدے پر کام کرتے رہے۔ مشہور محدّث اور اپنی سند کے ساتھ روایت کرنے والے تھے۔

31) السّيرة النّبويّة والآثار المحمديّة

لأبی العبّاس أحمد زينی دحلان المكی الشّافعی

آپ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ممدوح ہیں گذشتہ صدی ہجری کے آخر

میں حرمین شریفین کے شیخ الاسلام کی حیثیت سے نام کمایا۔ اپنی صدی کے بے بدل عالمِ دین اور بدعتیوں پر اللہ تعالیٰ کی سونتی ہوئی تلوار ہیں۔ آپ کے بارے میں ہی یارانِ نکتہ داں نے کہا ہے کہ آپ کے نزدیک امام بخاری ﷫ کی ذات ایسے ہے جیسے سورت فاتحہ کی قرأت نماز میں۔ آپ مکۃ المکرمۃ میں ہی 1304ھ میں فوت ہوئے۔

32) مورد الصفا فی محاداة الشفا

لأبی العباس أحمد بن الحاج العیاشی سکیرج الأنصاری

اپنے وقت کے بہت بڑے عالمِ دین ہیں۔ مشہور داعی اسلام اور صاحب تصانیفِ کثیرہ ہیں۔ طبع زاد شاعر ہیں۔ آپ کا وصال سطات کے مقام پر 1363ھ میں ہوا۔ آپ نے قاضی عیاض مالکی ﷫ کی شفا شریف کو 10 ہزار سے زائد ابیات پر مشتمل منظوم صورت دی ہے۔

دیگر علماء کرام کے کارہائے نمایاں:

اس کے علاوہ بھی سیرت نبویہ کے دیگر پہلوؤں کی طرف توجہ دی گئی ہے۔

ہم ذیل میں حافظ سخاوی کے اُس قول کو زینتِ قرطاس بنانا لازمی سمجھتے ہیں جو آپ نے تاریخ کی مذمت کرنے والے کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا ہے:

آپ فرماتے ہیں:

"إِنَّهُ لَوْ حَصَلَ التَّصَدِّی لِجَمْعِ اسْمِ مَنْ کَتَبَ فِی السِّیْرَةِ النَّبَوِیَّةِ لَکَانَ فِی عِشْرِیْنَ مُجَلَّدًا فَأَکْثَرَ"

(اگر سیرتِ نبویہ پر قلم آزمائی کرنے والوں کے بابرکت ناموں کی فہرست مرتب کی جائے تو بیس یا اس سے بھی زائد مجلدات درکار ہوں گی)۔

حافظ کتانی ﷫ نے حافظ سخاوی کے قول کی تعلیق میں اپنی تالیف "التآلیف المولدیۃ" میں ارشاد فرمایا ہے۔



"هٰذِهٖ عِبَارَتُهٗ عَمَّا کُتِبَ مُنْذُ الْقُرُوْنِ الْأُوْلٰی إِلَی الْقَرْنِ التَّاسِعِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَیْهِ مَا کُتِبَ بَعْدَهٗ فِی هٰذِهِ الْقُرُوْنِ الْأَرْبَعَةِ انْجَلَی الْأَمْرُ عَلٰی حَقِیْقَةِ مَا ذَکَرْنَاهُ، وَإِذَا أَرَدْتَ مَثَلًا یُوْقِفُكَ عَلٰی مَا وَرَاءَهٗ فَإِنَّ عَائِلَةً وَّاحِدَةً بِالْمَغْرِبِ الْأَقْصٰی هِیَ: "الْعَائِلَةُ الْکَتَّانِیَّةُ" اتَّفَقَ لِعَدَدٍ مِّنْ أَفْرَادِ عُلَمَائِهَا الْإِشْتِغَالُ بِالتَّدْوِیْنِ فِی الشُّؤُوْنِ الْمُحَمَّدِیَّةِ، فَمِنْهُمْ مَنْ کَتَبَ فِی نِظَامِ حُکُوْمَتِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ کَتَبَ فِی شَیْبِهٖ وَخِضَابِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ کَتَبَ فِی أَکْلِهٖ وَلِبَاسِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ کَتَبَ فِی شَمَائِلِهٖ وَغَیْرِ ذٰلِكَ مِمَّا یُجْتَمَعُ لَهُمْ مِنْهُ خَاصَّةً قَرِیْبٌ مِنْ مِّائَةِ مُصَنَّفٍ یُجْتَمَعُ مِنْهَا عِدَّةُ مُجَلَّدَاتٍ ضَخْمَةٍ"۔

یہ تو قرونِ اولیٰ سے لے کر نویں صدی ہجری تک لکھی ہوئی کتابوں کے بارے میں تھا۔ پس جب تیرھویں صدی ہجری تک چار سو سال میں تحریر شدہ کتابوں کا اضافہ ہو جائے تو حقیقتِ امر خوب واضح ہو جاتی ہے۔ جب آپ اس معاملہ میں مزید غور و تدبر کا ارادہ فرمائیں تو آپ ششدر رہ جائیں گے کہ مغرب اقصیٰ کے کتانی خاندان کے بے شمار علمائے کرام کا شغلِ زندگی ہی سیرتِ محمدیہ کے مہکتے پھولوں کو صفحۂ قرطاس کے گلدستے میں سجانا رہا ہے۔ بعض نے تو آپ کی ولادت باسعادت پر مولود نامے تحریر کیے ہیں۔ بعض نے آپ کے خداداد علم ما کان وما یکون کے تموج کو جہانِ رنگ و بُو کیلئے معراج قرار دیا ہے۔ بعض نے آپ ﷺ کے نظامِ حکومت کے خصائص قلمبند کر کے شاہانِ قصر کیلئے نشانِ منزل کی خبر دی ہے۔ بعض نے آپ کی ریش مبارک کے سفید بالوں اور اُن کے خضاب کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔ بعض نے آپ ﷺ کے کھانے پینے کی سنتیں جمع کر کے احسانِ عظیم کیا ہے۔ بعض نے آپ کے شمائل مبارکہ کو ضبطِ تحریر میں لا کر عاشقانِ وفاکیش کے دلوں کی آرزو پوری کی ہے۔ ان کے علاوہ

بھی سینکڑوں کتابیں سیرتِ نبویہ کے کسی نہ کسی پہلو کو اُجاگر کرنے کیلئے لکھی گئی ہیں انھیں جمع کیا جائے تو بے شمار ضخیم جلدوں کی صورت اختیار کر سکتی ہیں۔

اپنے نبی ﷺ کی ذاتِ گرامی قدر کے احوالِ مبارکہ کو حیطۂ تحریر میں لانے کا خصوصی بندوبست کرنا غلامانِ مصطفےٰ کے شوقِ دروں پر دلالت کرتا ہے۔ جس میں کسی غیر مذہب کی کوئی مشارکت نہیں۔

## اہلِ مراکش کی میلاد شریف پر ۵۰ عربی کتابیں

۵۰ تالیفات کے نام پیش کر رہے ہیں جو صرف مولدِ نبوی کے ساتھ خاص ہیں۔ ہم اس ضمن میں محض اپنے وطن مراکش کے فرزندگان کا ذکر کرنے پر اکتفاء کر رہے ہیں۔

1) مولد القاضی أبی الفضل عیّاض بن موسیٰ

آپ نے مولد شریف لکھ کر فضائے قلب و باطن کو معطر فرمایا ہے۔

2) الدّرّ المنظّم فی مولد النّبیّ المعظّم

لأبی العبّاس أحمد بن أبی عبد اللہ محمد بن احمد العزفی السّبتی

آپ فخرِ مراکش اور نازِ افریقہ، جلیل القدر امام، محدّث، عظیم راوی حدیث اور شہرِ سبتہ کی آبرو ہیں۔ (سبتہ وہ مغربی شہر ہے جسے ہسپانیہ نے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آزادی کی دولت سے مالا مال فرمائے اور تمام اسلامی سلطنتیں آزادی کے سائے میں ہمیشہ پھلتی پھولتی رہیں)۔ آپ اپنی تالیف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے پہلے راہِ بقا سدھار گئے۔ آپ کے فرزندِ ارجمند امیر سبتہ ابو القاسم محمد العزفی نے اس کی تکمیل کی۔ سبتہ ہی میں 633ھ میں جامِ وصال نوش کیا اور آپ کے صاحبزادے نے 677ھ میں اپنی جاں جانِ آفریں کے سپرد کی۔

3) نظم الدّرّ المنظّم فی مولد النّبیّ المعظّم لأبی اسحٰق ابراھیم



بن ابی بکر الأنصاری التّلمسانی الوقشی الأصل

آپ وقشی الاصل ہیں۔ آپ نے مغربی سبتہ میں ہی اقامت اختیار کی۔ آپ متبحر عالمِ دین اور اعلیٰ رُتبے کے شاعر ہیں۔ آپ نے مولد العزفی کو قصیدہ عینیہ اس بحرِ بسیط کے ساتھ 185 اَبیات میں ڈھالا ہے۔ آپ سبتہ میں ہی 697ھ میں وصال فرما گئے۔

4) مولد نبوی

لأبی عمران موسیٰ بن أبی علی الزّناتی الزّموری

آپ مراکش میں ہی پیدا ہوئے اور یہیں پروان چڑھے۔ آپ نے 714ھ میں پیکِ اَجل کو لبیک کہا۔

5) مجلد فی المولد النّبویّ

لأبی عبد اللہ محمد المعطی بن صالح الشّرقی التّادلی البجعدی

آپ بہت بڑے شیخ، عارفِ وقت، مستند عالم اور ماہر اَدیب ہیں۔ آپ کی وفات بجعد کے مقام پر 1180ھ میں ہوئی۔

6) کراسۃ فی المولد النّبوی

لأبی عبد اللہ محمد فتحا بن ابراھیم بن أبی بکر عبد اللہ بن عباد النّفزی الرندی

آپ ایک جید عالمِ دین اور داعیٔ اسلام ہیں۔ آپ نے فاس میں 792ھ میں وفات پائی۔ آپ کی یہ تالیف اَمیر المؤمنین منصور السّعدی کے عہدِ ہمایوں میں جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کے بڑے بڑے اجتماعات میں پڑھی جاتی تھی۔

7) مولد أبی عبد اللہ محمد المغربی النّاصری

آپ مشہور شیخ اور عارفِ کبیر ہیں۔ آپ نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی

تبلیغ میں بسر کی۔ آپ نے لاذقیہ میں 1240ھ میں جامِ وصال نوش کیا۔

8) مولد ابی عبد اللہ محمد الطّیب بن ابی بکر بن کیران الفاسی

آپ بہت بڑے عالم، مایہ ناز مدرّس اور ہر کس و ناکس کو دینی جواہرات سے نوازنے میں اپنی مثل آپ تھے۔ آپ شہر فاس میں 1314ھ میں آخرت کے سفر پر روانہ ہوئے۔

9) الإتحاف و الوداد ببعض متعلقات الولاد

لأبی العلاء ادریس بن علی السّنانی الغرباوی الفاسی

آپ بہت بڑے عالم، ماہر ادیب، باکمال شاعر، ہم وزن و یک رنگ مسجع نثر نگاری میں مشہور تھے۔ آپ فاس میں 1322ھ میں فوت ہوئے۔

10) القمر المنشق و حقیقة الحقائق بمولد الشّفیع المشفّع و خیر الخلائق

لأبی المواهب جعفر بن ادریس الکتّانی الادریسی الحسنی

آپ شیخ الاسلام کے لقب سے ملقب تھے۔ امیر المؤمنین حسن الاوّل آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے وصال سے پہلے ان گنت تالیفات چھوڑی ہیں۔ آپ فاس میں مولد نبوی کی یادداشتیں اپنے شاگردوں کو لکھوایا کرتے تھے۔ آپ کا وصال 1323ھ میں بمقام فاس ہوا۔

11) مولد ابی الفیض محمد ابن الشّیخ عبد الکبیر الکتّانی

یہ ہمارے جدِّ امجد کی لکھی ہوئی ہے۔ آپ بہت بڑے محدّث اور برگزیدہ عارف ہیں۔ آپ کا مزار مبارک فاس میں زیارت گاہ عام و خاص ہے۔ آپ نے اپنی اس تالیف میں حدیث و سیرت کے دونوں علوم اور معرفتِ ربانی کو یکجا کیا ہے۔ آپ نے فاس میں ہی 1327ھ میں راہِ بقا کا سفر اختیار کیا۔



12) السّانحات الأحمدیّة فی مولد خیر البریّة

یہ بھی آپ کی تالیف ہے جو آپ نے اہلِ معرفت کیلئے تحریر فرمائی تھی۔ اسے جشن میلاد النبی ﷺ کے اجتماعات میں کتانی خانقاہوں میں ربیع الاوّل کی ساتویں رات پڑھا جاتا ہے۔ اس مولد شریف کی قرأت اور سماعت کے دوران روحانی کیف و سرور کے طاری ہونے کا احساس کیا جاتا ہے۔

13) مولد ابی عبد اللہ محمد فتحا بن قاسم القادری الحسنی

آپ بہت بڑے امام ہیں۔ آپ کا حلقہ احباب وسیع ہے۔ آپ کے ارادت مندوں کی اکثریت فاس میں ہے۔ آپ نے فاس میں 1331ھ میں رحلت فرمائی۔

14) هدایة المحبّین الی ذکر مولد سیّد المرسلین صلوات اللہ وسلامهٗ فی کلّ حین

لأبی عبد اللہ محمد التّهامی بن المدنی کنون الفاسی

آپ ایک مسلّمہ امام اور جامعہ قرویّین کے گنے چنے مشائخ میں سے ایک ہیں۔ 1331ھ میں بمقام فاس واصل بحق ہوئے۔

15) النّفحات العنبریّة فی مولد سیّد البریّة

لأبی عبد اللہ محمد ضما بن محمد التّهامی کنون

آپ ایک جید عالمِ دین اور گوناگوں دینی علوم و فنون کا سرچشمہ ہیں۔ آپ کا وصال فاس میں 1333ھ میں ہوا۔

16) السّرّ الأبهر فی ولادة النّبیّ الأطهر

لأبی ابراهیم أحمد ابن الشّیخ جعفر الکتّانی

آپ بہت بڑے صوفی اور عارف باللہ ہیں۔ آپ کافی علوم و فنون پر دسترس رکھتے تھے۔ آپ جامعہ قرویّین کے ممتاز شیوخ اور مصنّفین میں سے تھے۔ آپ نے

فاس میں 1340ھ میں پیکِ اجل کو لبیک کہا۔

17) منهاج الحق الواضح الأبلج في ولادة صاحب الطرف الأدعج و الحاجب الأزج

یہ تالیفِ لطیف بھی حضرت شیخ ابو ابراہیم احمد ابن شیخ جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

18) النظم العجيب في الفرح بولادة الحبيب

شیخ کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مولد مبارکہ کو نظم میں تحریر کیا ہے۔

19) اسعاف الرّاغب الشّائق بخبر ولادة خير الأنبياء و سيّد الخلائق

لأبي عبد الله محمد ابن الشّيخ جعفر الكتّاني

آپ بلند پایہ امام، حافظ، محدّث اور صاحبِ تصانیفِ کثیرہ ہیں۔ آپ کا وصال مبارک فاس میں ہی 1345ھ میں ہوا۔ سرزمینِ مراکش میں آپ کا لکھا ہوا مولد شریف بہت ہی مشہور ہے۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف اور قصیدہ ہمزیہ شریف کی طرح اس کے پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے مظاہرِ اہتمام میں سے یہ بھی ہے کہ علمائے کرام کا جمِ غفیر اور نعت خواں حضرات اسے یاد کر کے جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کے فرحت آگیں اجتماعات میں پڑھ کر سناتے ہیں۔ بعینہٖ اس طرح جیسے اہلِ مشرق امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کی مولد شریف کے پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اہلِ مغرب اسے اپنے دیگر دینی اجتماعات میں بھی رونقِ قلب و باطن بناتے ہیں۔ علمائے کرام نے اس کا ترجمہ ترکی زبان میں بھی کیا ہے۔ بیشتر مؤلفین نے اپنی اپنی تالیفات میں آپ کے مولد شریف پر انحصار کیا ہے۔ بعض نے تو کئی کئی فصول من وعن نوٹ کی ہیں۔

20) فجر السّعادة الباسق و قمر السّيادة الشّارق على اسعاف الرّاغب الشّائق بخبر ولادة خير الأنبياء و سيّد الخلائق



لأبي العبّاس أحمد ابن الشّيخ جعفر الكتّاني

آپ کا ذکرِ خیر پہلے گزر چکا ہے۔ آپ نے اس میں اپنے برادرِ محترم حضرت محمد بن جعفر کتانی کی تحریر کی ہوئی مولد شریف کی شرح کی ہے جسے آپ اپنی ''مسجد مولانا عمر'' میں مغرب اور عشاء کے درمیان شہر فاس کے باسیوں کو ماہِ ربیع الاوّل میں سنایا کرتے تھے۔

21) اليمن و الاسعاد في مولد خير العباد

للامام محمد بن جعفر الكتّاني

یہ حضرت محمد بن جعفر کتانی کی دوسری مولد شریف ہے۔ آپ کا ذکرِ خیر قبل ازیں ہو چکا ہے۔ آپ کی اس مولد شریف نے پہلی کی مثل شہرت نہیں پائی۔

22) السّرّ الرّبّاني في مولد النّبي العدناني

لأبي عبد الله محمد بن محمد البناني الفاسي

آپ بہت بڑے شیخ، جید عالمِ دین، باکمال مدرّس اور خلقِ خدا کے غمگسار تھے۔

آپ فاس میں 1345ھ میں فوت ہوئے۔

23) شفاء الأسقام بمولد خاتم الأنبياء و صفوة الرّسل الكرام

لأبي محمد الطّاهر بن الحسن الكتّاني

آپ بہت بڑے عالمِ دین، مشہورِ زمانہ عارف باللہ اور صاحبِ تصانیفِ کثیرہ ہیں۔ آپ کا شمار فاس کے جامعۃ القرویین اور مدرسہ ناصریہ کے ماہر اساتذہ میں ہوتا ہے۔ وفات فاس میں 1347ھ میں اُس وقت ہوئی جب آپ جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کی روح پرور محفل میں اپنی مولد شریف سنا رہے تھے۔

24) تحفة الصادر و الوارد بولادة صاحب الشّفاعات في المواقف و المشاهد •

للشیخ محمد الطّاهر الکتّانی

یہ بھی آپ ہی کی تصنیفِ لطیف ہے۔

25) مولد لأبی رافع عبد العزیز بن محمد بنانی الفاسی

آپ ایک جیّد عالمِ دین، کافی علوم پر دسترس رکھنے والے اور فاس کی مجلسِ علمی کے نائب رئیس تھے۔ آپ کی وفات 1347ھ میں ہوئی۔

26) فتح اللہ فی مولد خیر خلق اللہ

لأبی الحسنات فتح اللہ ابن الشّیخ أبی بکر بنانی الرّباطی

آپ بہت بڑے شیخ، ارادتمندوں کی تربیتِ صادقہ فرمانے والے، یگانہ روزگار مدرّس اور بندگانِ خدا کیلئے نفع بخش انسان تھے۔ آپ کی وفات رباط میں 1354ھ میں ہوئی۔

27) مولد أبی العبّاس أحمد بن محمد فتحا العلمی المشیشی الحسنی الفاسی ثمّ المراکشی

آپ بہت بڑے داعیٔ اسلام تھے۔ آپ کی دینی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ مراکش کے جامعہ یوسفیہ کے اہم ترین بانیان میں سے تھے۔ آپ کی وفات 1358ھ میں ہوئی۔

28) اتحاف السّامعین بمولد سیّد المرسلین

لأبی عبد اللہ عبد الصمد بن محمد التّہامی کنون الفاسی ثمّ الطّنجی

آپ نادرِ زمانہ عالم، طالبانِ صدق و وفا کیلئے نفع رساں مدرّس اور سچے داعیٔ اسلام تھے۔ آپ طنجہ میں ہی 1362ھ میں واصل بحق ہوئے

29) مولد

لأبی العبّاس أحمد ابن الحاج العیاشی سکیرج الأنصاری



آپ کا قبل ازیں ذکرِ خیر ہو چکا ہے۔

30) النّور اللائح بمولد الرّسول الخاتم الفاتح

لأبی زید عبد الرّحمٰن بن زیدان العلوی الحسنی

آپ شہر مکناس کے باسی تھے۔ آپ مملکۃ علویّہ کے تاریخ نویس، جلیل القدر عالم اور لاتعداد کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے مکناس میں ہی 1365ھ میں موت کا ذائقہ چکھا۔

31) شفاء السّقیم فی مولد النّبیّ الکریم

ابی علی الحسن بن عمر مزُّور الفاسی

آپ مراکش کی آزادی کے بعد جامعہ القرویّین کی مجلسِ علمی کے پہلے رئیس مقرر ہوئے نیز آپ اس کے اُن بزرگ اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے علم و دانش کی اشاعت میں اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور کئے ہوئے پیمان نبھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

32) الرّحمة العامّة فی مولد خیر الأمّة

لأبی العبّاس عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد اللہ بن المبارک الفتحی المراکشی

آپ مراکش کی جامع ابن یوسف میں تعینات رہے ہیں۔ بہت بڑے عالم، مؤرخ اور صاحبِ تصانیفِ کثیرہ ہیں۔ مراکش میں 1369ھ میں واصل باللہ ہوئے۔

33) بلوغ السّعد و التّہانی فی مولد صاحب السّبع المثانی

لأبی العبّاس أحمد بن محمد العمرانی الحسنی الفاسی

آپ کو کافی علوم پر مہارتِ کاملہ حاصل تھی۔ آپ بیک وقت معروف مدرّس اور مصنّف تھے۔ آپ کا شمار اُن چیدہ چیدہ علمائے قرویّین میں ہوتا ہے جنہوں نے

اپنی ساری زندگی دینی علوم کی ترویج اور اشاعت میں صرف کردی۔ آپ سرزمین فاس میں 1370ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

34) بلوغ القصد و المرام بقراءة مولد خير الأنام

لأبی عبد الله محمد بن محمد الحجوجی الحسنی الفاسی ثم الدمنانی

آپ اپنے دور کے بہت بڑے عالم، بیشمار کتابوں کے مستند مؤلف، داعی اسلام اور سچے کھرے انسان ہیں۔ آپ کا وصال دمنات میں 1370ھ میں ہوا۔

35) مولد ثان لهٗ ایضاً

یہ ابوعبداللہ محمد بن محمد الحجوجی الفاسی کی دوسری مولد شریف ہے۔

36) نبذة بهيّة و طرفة شهيّة فی ولادة خير البريّة

لأبی الفضل اسماعيل بن المامون الادريسی القيطونی الحسنی

آپ بہت بڑے عالم اور ماہر علوم وفنون ہیں نیز آپ شہر فاس کے عہدہ قضا پر متمکن رہے ہیں۔

37) مولد

لأبی الاسعاد محمد بن عبد الحیّ ابن الشّیخ عبد الکبیر الکتّانی

یہ مولد شریف ہمارے والد محترم کے چچا جان کی لکھی ہوئی ہے۔ آپ اپنے دور کے حافظ اور محدث تھے۔ آپ تاریخ اور فلسفہ کے امام مانے جاتے تھے۔ آپ نابغۂ عصر، زمانی تدویرات کو بھانپنے والے، گردشِ دوراں کو گرفت میں لینے والے یکتائے روزگار شخصیت اور علم الانساب کے ماہر تھے۔ آپ کی وفات 1382ھ میں ہوئی۔

38) البساتين الزّاهية فی مولد النّبیّ الانسانيّة

لأبی الهدیٰ محمد الباقر ابن الشّیخ محمد الکتّانی الشّهيد



یہ ہمارے والدِ گرامی کی تالیف ہے۔ آپ اپنے دور کے بلند پایہ امام اور داعی اسلام ہیں۔ آپ اپنی ساری زندگی اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد میں گزار دی اور سرزمینِ مغرب کے شہروں اور دیہاتوں کے لاکھوں نفوس کے دلوں میں اسلامی عقیدے کی خوشبوئیں مہکا دیں۔ آپ نے مراکش کو فرانسیسی استعمار اور سامراج سے آزادی دلانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ علمی جواہر سے مالا مال کرنے والے دروس اور تصانیفِ کثیرہ کے مالک ہیں۔ آپ نے سلا میں 1384ھ میں جامِ وصال نوش کیا۔ آپ نے اپنی اس تالیف کو حضور پُرنور ﷺ کی تریسٹھ سالہ حیاتِ مبارکہ کی موافقت سے تریسٹھ گلزاروں پر منقسم کیا ہے۔

39) روضات الجنّات فی مولد خاتم الرّسالات (اردو ترجمہ بہارکائنات)

لأبی الهدیٰ محمد الباقر ابن الشّیخ محمد الکتّانی الشّهيد

آپ کی یہ تالیف "دس بہاروں" پر مشتمل ہے۔ مجلۃ الاسلام المصریۃ نے آپ کی ان دونوں تالیفات کے بارے میں ماہ ذوالحج 1357ھ کے شمارہ جات میں اپنے اداریے کے کلمہ تفکر میں تحریر کیا جب آپ حجاز مقدس کے سفر سے قاہرہ تشریف لے گئے تھے۔

40) مولد أبی الحامد العربی بن محمد التّمسمانی الطّنجی

آپ ماہر فنون وعلوم اور جانے پہچانے ادیب تھے۔ طنجہ کا عہدہ قضا آپ کے پاس تھا۔ آپ 1389ھ میں فوت ہوئے۔

41) مولد أبی عبد السّلام عبد القادر ابن الشّیخ محمد بن سودة المری

آپ بہت بڑے عالم اور سفرنامے لکھنے والے ہیں۔ آپ بلند پایہ مؤرخ، عظیم مدرس اور اعلیٰ منزلت خطیب ہیں۔ آپ فاس میں 1389ھ میں واصل بحق ہوئے۔

42) يتيمة العقد المنضد فی مولد سيّدنا محمد

لأبی عبد اللہ محمد ابن الشّیخ عبد الصمد کنون الفاسی ثمّ الطّنجی۔

آپ جلیل القدر عالمِ دین اور بہت بڑے کاتب ہیں۔ آپ طنجہ میں ہی زاویہ ناصریہ کے خطیب رہے ہیں۔

43) مختصر یتیمۃ العقد المنضد فی مولد سیّدنا محمد

یہ بھی حضرت ابوعبداللہ محمد ابن الشیخ عبدالصّمد کنون الفاسی کی تألیف ہے۔

44) شفاء الآلام بذکر ولادۃ الرّسول الأعظم علیہ الصّلاۃ و السّلام

لأبی العلاء ادریس بن محمد بن العابد الحسینی العراقی

آپ جامعۃ القرویین کے فارغ التحصیل ہیں۔ آپ ماہر ریاضی دان اور تقویمی حساب کے مسلّمہ اُستاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سدا سلامت رکھے۔

45) الاسعاد الفائق بمولد خیر الخلائق

یہ بھی أبو العلاء ادریس بن محمد بن العابد الحسینیؒ العراقی کی تألیف ہے۔

46) السّرّ الباہر الأطہر فی مولد النّبی الطّاہر المطہّر

لأبی الیمن عبد الحفیظ ابن الشّیخ عبد الصمد کنون الفاسی ثمّ الطّنجی

آپ علم وحکمت کا گنجینہ، صدق وصفا کا خزینہ اور خطابت کا انمول نگینہ ہیں۔ آپ طنجہ کی جامع مسجد کے خطیب بھی رہے ہیں۔

47) مولد نبوی

یہ ایک مختصر مولود نامہ ہے جو شرکائے مجلس کو سُنایا جاتا ہے۔

یہ بھی ابوالیمن عبدالحفیظ ابن الشیخ عبدالصمد کنون الفاسی کی تألیف ہے۔



48) مولد أبی العلاء ادریس بن المختار التّاشفینی الفاسی ثمّ الصدیدی

آپ ایک جید عالمِ دین، مایہ ناز مدرّس، اعلیٰ پایہ خطیب اور داعیِ اسلام ہیں۔

49) الجوہر المکنون فی مولد الأمین المأمون

لأبی حامد العربی ابن الحاج المبارك العبادی أبا اسباعی آمّا السّلاوی ثمّ البیضاوی

آپ بہت بڑے علاّمہ، یکتائے زمانہ مدرّس، بے بدل خطیب، قصرِ کبیر کے سابق قاضی اور اُن چند علمائے کرام میں سے ہیں جنہوں نے شقاوت زدہ اور رُسوائے زمانہ عہد میں سلا اور دار بیضاء کے مقام پر غیر حکومتی آزاد مدارس قائم کئے۔ ان تمام علمائے کرام کا ان دونوں شہروں اور ان کے مضافاتی علاقوں پر گہرا اثر ورسوخ تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوضات جاری رکھے۔

50) مولد حزر باللّغۃ البربریّۃ

ہم اس کے مصنف کی بابت کچھ نہیں جانتے۔ حضرت حافظ کتانی فرماتے ہیں:

”میں نے قومِ بربر سے اُن کی زبان میں بارہا سُنی ہے۔ آپ نے اس کا ایک جملہ بھی پڑھ کر سُنایا“

اللہ سلف صالحین پر رحم فرمائے اور اُن کی اولاد امجاد میں برکتیں سدا قائم رکھے۔

اے جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کے پاک طینت عاشقو! رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں رضائے الٰہی کی خاطر اجتماعاتِ جشن کا محبت سے اہتمام کرنے والو! یہ ایک ایسی مولدِ شریف ہے جس کے پڑھنے سے دل علاّم الغیوب پروردگار کی بارگاہِ ازلی کی طرف کشاں کشاں چلے جاتے ہیں اور تشنگانِ صدق ووفا بے پیدا کنار بحرِ معرفت سے اپنی پیاس بجھانے کیلئے آتشِ شوق میں تڑپتے رہتے ہیں

نیز یہ انہیں ایسے علم و معرفت کی غذا پہنچاتی ہے جس کی تائید آیاتِ ربِ غفار، احادیثِ محبوبِ کردگار اور کلامِ علمائے پاک کے کردار سے ہوتی ہے۔ یہ دیارِ مشرق و مغرب میں لکھے ہوئے تمام مولود ناموں میں سرِ فہرست ہے کیونکہ اس کا نقطۂ اعتماد صحیح احادیث، قابلِ قبول آثار و اخبار، علمائے حدیث و اثر کے دلنشیں کلام اور پختہ رائے کے مالک محققین کی پُر اثر و دلآویز نگارِ عالم تحقیقات پر ہے۔

ہم حق سبحانہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس ذاتِ لم یزل نے ہمیں اپنے والدِ محترم کی قلبی خواہش پوری کرنے کی سعادت ارزانی فرمائی ہے۔ یہ ہمارے والدِ گرامی کی آرزوئے ناتمام تھی جس کے پورا کرنے کا عزم آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ہم ذاتِ حق کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ ہمیں اپنے والدِ گرامی کے تحریر کیے ہوئے اس مولد شریف کی طباعت کی توفیق مرحمت فرمائے جو آپ کے حسین سپنوں کی تعبیر اور روحانی منازل کی معراج ہے جس کی تالیف سے فراغت پانے کے چار گھنٹے بعد آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ علاوہ ازیں آپ کی دیگر تصانیف کے چھپوانے کیلئے ہمیں اپنی مساعی جمیل جاری رکھنے کی تڑپ نصیب فرمائے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

26 ذوالحج بروز جمعۃ المبارک 1394ھ صاحبزادہ سید عبد الرحمٰن الکتانی

بمطابق 10 جنوری 1975ء صاحبزادہ سید محمد الکتانی

سلا...... مراکش



## تقدیم الکتاب

مجھے آپ کی خدمت میں اپنی والدہ کے جدِ محترم مربی زماں، مصلح دوراں حضرت شیخ ابو الہدیٰ محمد الباقر بن محمد بن عبد الکبیر الکتانی الادریسی الحسنی کی تصنیفِ لطیف پیش کرنے کا موقع نصیب ہوا ہے۔ آپ کی اس تصنیف "روضات الجنات فی مولد خاتم الرسالات" پر آپ کے دو صاحبزادوں حضرت سید عبد الرحمٰن اور حضرت سید محمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے تحقیقی حاشیہ آرائی کی ہے۔ آپ کے دونوں صاحبزادوں کا شمار جلیل القدر علماء میں ہوتا ہے۔ حضرت سید عبد الرحمٰن اپنے آبائی علاقے سلا میں واقع المعہد الکتانی کے پرنسپل رہے ہیں نیز رباط اور سلا کی تنظیم رابطۂ علماء المغرب کی مختلف برانچوں کے انچارج بھی رہے ہیں۔ آپ کی وفات 1401ھ بمطابق 1980 کو ہوئی۔ آپ کے دوسرے فرزند حضرت سید محمد کتانی طریقہ کتانیہ کے شیخ محترم ہیں۔ آپ کے علم و کمال پر اپنوں نے ہی نہیں بلکہ بیگانوں نے بھی داد و تحسین پیش کی۔ آپ نے اپنی ساری زندگی دعوتِ اسلام میں صرف کی ہے۔ آپ کا وصال 1416ھ بمطابق 1996ء ہوا۔

"روضات الجنات فی مولد خاتم الرّسالات" (ترجمہ: بہارِ کائنات) کا شمار اُن اہم ترین کتابوں میں ہوتا ہے جن کا مرکزی موضوع رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہے۔ اس کتاب کے مؤلف حضرت سید ابو الہدیٰ محمد باقر بن محمد بن عبد الکبیر الکتانی الادریسی الحسنی نے اس میں صحیح احادیث رقم کرنے کا اہتمام کیا ہے یا وہ اساسی نکات پیش کرنے کی سعی جمیل کی ہے جن کی اصل سنّت سے ثابت ہے۔ یہ

دورِ حاضر کی اعلیٰ ترین کتاب ہے اس میں مؤلف نے اخلاقِ نبویہ کے حسین پھول چنے ہیں اور اُس تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہونے کا نسخہ تجویز کیا ہے جسے اپنے گلے کی مالا بنانا ہر مسلمان پر فرض ہے نیز فاضل مؤلف نے اسلامی وقائع اور قضایا بالخصوص دشمنانِ اسلام کی عالمِ اسلام پر استعماری، فکری اور عسکری جارحیت بھی ہدفِ سخن بنائی ہے۔

چوتھی صدی ہجری میں دیگر ادیان کے ماننے والوں بالخصوص نصرانیوں اور یہودیوں کے ساتھ میل جول اور علاقائی اختلاط کے نتیجہ میں علمائے کرام نے ایک فکری اور دعوتی تناظر کے فریم ورک میں اسلامی مناسبات سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے جشنِ میلاد النبی ﷺ منانے کا خصوصی اہتمام کیا تاکہ غلامانِ مصطفےٰ کو بالخصوص اور لوگوں کو بالعموم اپنے دین اور اپنے سچے نبی ﷺ کی سیرت پاک سے آگاہ کر کے اُن کے قلب و باطن میں آپ ﷺ کی محبت راسخ کریں اور دیگر اقوام کو دینِ اسلام کی طرف بلانے کا مشن پورا کریں جس طرح وہ قومیں اپنے خاص تہواروں اور عیدوں کے موقع جات کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے اجتماعات میں اپنے اپنے دین کی عملی تعلیمات کی تبلیغ کر کے باطل نظریات سامعین کے اذہان میں مرتسم کرتیں تھیں۔ اِسی طرح علمائے ملّت کی تراوشِ ذوق نے بابرکت اسلامی تہواروں مثلاً: عیدین، بہار آفریں ایام مثلاً: عید میلاد النبی ﷺ کا دن (معراج النبی ﷺ) وغیرہ سے دینی منفعت اُٹھانے اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کی محبت جاں گزیں کرنے نیز رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک کے ساتھ تعلق کی مضبوط راہیں اُستوار کرنے اور شریعتِ اسلامیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کیلئے اُن کے اندرونی جذبات اُبھارنے کا پروگرام تشکیل دیا۔ لہٰذا اِن دنوں میں شرکاء کو کھانا کھلانے کا بھی بندوبست کر کے مادّی سطح پر اُن کی اُمنگ کا بھی خیال رکھا تاکہ کسی بہانے اُن کے دینی ذوق کو سہارا دیا جا سکے۔



شاہانِ علم و حکمت نے اِس میدان میں خوب خامہ فرسائی کی اور لاتعداد کتابیں لکھ کر غلامانِ مصطفےٰ کیلئے تسکینِ قلب کا ساماں مہیّا کیا۔ اغلب خیال یہی ہے کہ حضرت حافظ ابو الخطاب عمر بن الحسن بن دحیہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ (ت: 633ھ) نے اپنی کتاب "التنویر فی مولد السّراج المنیر" لکھ کر اوّلیں مقام پایا ہے۔

علمائے کرام کے تالیفی منہج کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ حضور سیّد المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر پیش آمدہ ایمان افروز واقعات صفحۂ قرطاس کی نذر کرنا۔

2۔ آپ ﷺ کے آباؤ اجداد کی سوانح حیات کا تذکرہ کرنا۔

3۔ آپ ﷺ کے اَوصافِ حمیدہ اور کمالاتِ عدیدہ بیان کر کے حُسنِ طلب میں اضافہ کرنا۔

4۔ آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ اور تعلیماتِ نافعہ سے باطنی کیف کی فضا پیدا کرنا۔

5۔ آپ ﷺ کی سیرتِ پاک کے اہم واقعات کی عطر بیزی سے دنیائے انسانیت کو مہکانا۔

یہ کتابیں پند و نصائح اور ارشادات سے بھی مزیّن ہیں نیز ان میں اُمتِ مسلمہ کے ساتھ خیر سگالی کے جذبات پر مشتمل دعائیں بھی ہیں۔ مزید برآں یہ گراں مایہ تصانیف عنوانات کے اختصاص اور اُن کی ترتیب میں بھی ایک دوسرے سے جداگانہ حیثیت رکھتی ہیں جس طرح ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اپنے ادبی اسلوب اور علمی و عرفانی مواد کی ضخامت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ بعض تو بلاغت اور ادب میں اپنا ثانی ہی نہیں رکھتیں اور بعض صوفیانہ تاویلات اور فلسفیانہ موشگافیوں میں بے نظیر مقام کی حامل ہیں اور بعض قدیم ماثورات پر مشتمل ہیں۔

مؤلف کے عم محترم شیخ الاسلام حضرت سیّد عبد الحی بن عبد الکبیر الکتانی قدس سرّہ العزیز (ت: 1382ھ / 1962ء) نے مولدِ نبوی پر تحریر کی گئی تمام کتابوں کو اپنی تصنیف ''التآلیف المولدیۃ'' میں یکجا فرمادیا ہے جسے مجلۃ ''الرجوبیۃ'' کے شمارہ ماہِ ربیع الاوّل 1356ھ بمطابق مئی 1937ء کے سینکڑوں پرچہ جات میں چھاپا گیا تھا۔ دونوں محققین جناب سیّد عبد الرحمٰن اور سیّد محمد نے اس کتاب کے مقدمہ میں حاشیہ آرائی کی ہے اور بیسیوں تالیفات کا بھی اضافہ کیا ہے۔ ان مراجع پر آگاہی پانے کے بعد یہ حقیقت أظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ علمائے اسلام نے چوتھی صدی ہجری سے ہی انتہائی جانفشانی اور عرق ریزی کے ساتھ سیرتِ نبویہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کر کے اپنا دینی فریضہ نبھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں کہ اس طرح مولدِ نبوی شریف کو درخورِ اعتناء سمجھنے اور اسے اپنی خوش بختی کا ضامن تصور کرنے نے بعض علمائے کرام پر عرصہ دراز تک سوچ و بچار کے دروازے بند کئے رکھے کیونکہ حیاتِ نبویہ کے عرصہ مبارک کو چھوڑ کر صدرِ اسلام کی تینوں پُرفضیلت صدیوں میں مولد شریف کو ایسے ہی انداز میں تحریر کرنے اور اسے ایک خصوصی اہتمام کے ساتھ پڑھنے نے کوئی ایسا ماحول پیش نہیں کیا جس میں بڑے پیمانے پر اس کی مشروعیت کو زیرِ بحث لا کر قدیم و جدید علمائے کرام کی نگاہ میں اس کے بدعت ہونے یا مستحب ہونے کا تعین ہوا ہو۔

میں بذاتِ خود اس زاد راہ انسانیت کے بارے میں اُن استدلالات کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں جو جشنِ میلادُ النّبی ﷺ کو جائز قرار دینے والوں نے پیش کئے ہیں۔ ویسے تو مولدِ نبوی شریف کے واقعات قلمبند کرنے والوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کی مشروعیت پر ایک پُوری فصل لکھی ہے۔ خاص طور پر ہمارے جدِّ امجد سیّدنا شیخ الاسلام حضرت سیّد محمد بن جعفر الکتانی قدس سرّہ العزیز نے اپنی تصنیفِ



لطیف ''الیمن والاسعاد فی مولدِ خیر العباد'' کے ابتدائی صفحات میں ہی ایک جامع شذرہ تحریر کیا ہے۔

جشنِ ولادتِ رسول ﷺ منانے میں ایک بنیادی اختلاف یہ ہے کہ آیا ہر وہ شے جو حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں نہ ہو بلکہ بعد میں پائی جائے وہ بدعتِ غیر جائز ہے یا اس پر پانچ تشریعی احکام یعنی اباحت، استحباب، وجوب، کراہت اور تحریم میں سے کوئی ایک حکم لاگو ہوتا ہے کہ نہیں؟

جشنِ میلادُ النّبی ﷺ کو ناجائز تصور کرنے والوں کے دلائل:

1) اس گروہ کا خیال ہے کہ جو شے حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں نہ ہو بلکہ بعد میں پائی جائے وہ دینی صفت سے مزیّن ہو لیکن مصلحتِ مرسلہ سے خالی ہو وہ بہر صورت دین میں ایک نئی اختراع اور غیر جائز بدعت ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث پاک ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے:

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

(جس نے بھی ہمارے اس امر میں نئی اختراع کی جس کا تعلق اس سے نہ ہو وہ مردود ہے)

2) دوسری حدیث پاک میں ہے:

أَلَا إِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(خبردار! ہر اختراع بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے)۔

3) حضور پُرنور ﷺ کا فرمان ہے:

كُلُّ عَمَلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

(ہر وہ عمل جس کی بنیاد ہمارا اَمر نہ ہو وہ مسترد ہے)۔

4) ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مولد شریف منانا اُن بابرکت اعمال میں سے ہے جن کے ذریعے قربتِ الٰہی کی توقع کی جاتی ہے اور جسے ایک شرعی صفت بنا دیا گیا ہے تاہم زمانہ نبوّت میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور نہ ہی اگلی دونوں بہترین صدیوں میں اس کی دلیل میسّر آتی ہے جیسا کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت عمران بن حصین سے روایت کیا ہے:

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

میری صدی میرے بہترین اُمتیوں سے جگمگا رہی ہے پھر ان سے اَگلی اور اَگلی صدی بھی اس نعمت سے مالا مال ہوگی۔

جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کو باعثِ تقویتِ ایمان سمجھنے والوں کے دلائل:

نصِ حدیث "مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" (جس نے بھی ہمارے اس اَمر میں نئی اختراع کی جس کا تعلق اس سے نہ ہو وہ مردود ہے) سے وہ حکم ثابت ہو رہا ہے جس کی بنا دین کی اَساس پر نہ ہو۔ ہاں! اگر اُس نئے اَمر کا ڈھانچہ دین اسلام کے اَساسیات پر قائم ہو تو اُسے کیسے رد کیا جا سکتا ہے؟ ہر نئی شے کی اختراع میں یہ پہلو مدِ نظر رکھا جائے گا کہ آیا اسے شریعتِ اسلامیہ خلعتِ جواز عطا کرتی ہے یا نہیں؟ آپ ذرا دیکھیں تو سہی کیا زمانے کی اقدار اور رُسوم و رواجات میں گونا گوں تلوّن اور ارتقاء نہیں ہوا ہے؟ حیاتِ انسانی کی ضروریات میں ہمہ جہتی تنوّع پیدا نہیں ہوا ہے؟ اب اس میں شعائرِ دین کے ساتھ متعدد اشیاء شامل نہیں ہوئیں جن کی نظیر پہلی تین بہترین صدیوں میں تلاش کرنا ممکن ہی نہیں۔ مثلاً: موجودہ اسلامی تعلیمی سسٹم اور پیش آمدہ اجتماعی مسائل کی تفریعات، جن کے جواز پر اُمّتِ



مسلمہ کا اجماع ثابت ہے۔ بالفرض فریقِ مخالف کی دلیل کو مان لیا جائے تو اسلام کو ہر زمان و مکان میں جنم لینے والے مسائل کے حل کیلئے کیسے عالمگیر دین ثابت کیا جا سکتا ہے؟ اور اس کی صفتِ کمال کا کیونکر اظہار ہو سکتا ہے؟ جسے ذاتِ باری تعالیٰ نے اِن لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴿سورۃ المآئدۃ:3﴾

ترجمہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔

(ترجمہ جمال القرآن، ص129)

پھر تو موجودہ حالت میں مختلف کتبِ فنون کی تدوین، دینی مدارس اور معاهد کا قیام، علومِ شرعیہ کی اُس کے اَصل سے استخراج اور تفریع، مسندِ قضا و عدل اور مسندِ افتاء کی موجودہ تشکیل اور اس کے علاوہ بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو بعینہٖ حیاتِ نبوی میں نہ تھیں مگر اُمّتِ مسلمہ نے ان کے جواز پر اجتماعی فیصلہ صادر کیا ہے جو درج ذیل قاعدہ و قانون کے تحت ایک مسلمہ حیثیت اختیار کر گیا ہے: ان سب کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

قاعدہ شرعی: مَا لَا يَتِمُّ الْوَاجِبُ اِلَّا بِهٖ فَهُوَ وَاجِبٌ (جس شے کے بغیر واجب کی تکمیل نہ ہو سکے وہ بھی واجب ہے)

لہٰذا اسی قانون کی روشنی میں ہر اختراع کو دو صورتوں میں منقسم کیا گیا ہے:

قسمِ اوّل

وہ شے جس کا دین کے ساتھ براہِ راست تعلق نہ ہو (انتہائی احتیاط کے ساتھ عرض کر رہے ہیں ورنہ ہر شے کائنات اور مصلحت و مفسدت کے اعتبار سے دین کے

ساتھ کوئی نہ کوئی تعلق موجود ہے) مثلاً: چھوٹی چھوٹی سڑکیں اور ہائی ویز، فلک بوس محلات ڈیزائن کرنے والی کمپنیاں اور جدید اداروں کے ڈھانچے وغیرہ۔

قسمِ ثانی

وہ شے جس کا دین کے ساتھ براہِ راست تعلق ہو۔ مثلاً: علمی ادارے، تصانیف وتالیفات، دینی اجتماعات وغیرہ

نتیجہ:

پہلی قسم کی اباحت میں کوئی اختلاف نہیں۔ تاہم دوسری قسم کو شرعی موافقت اور مخالفت کی بناء پر نص، فلسفہ اور مقاصد کی حیثیت سے پانچ اَقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی حکمِ سابق ہوگا ویسے ہی وہ نئی اختراع اپنی شکل بنالے گی۔ مثلاً: اگر اُس کا مقیس علیہ سیرتِ نبویہ اور حدیث پاک سے میسّر آئے گا تو وہ بھی اُسی سانچے میں ڈھل جائے گی۔ اُس کے مصالح اور مفاسد کا حکم بھی سابقہ نظیر کو دیکھ کر لگایا جائے گا۔ لہٰذا جو شے کسی قبیح اور منکر وجود کی طرف بلانے والی ہو یا واجب کی تکمیل کیلئے ضروری ہو یا مستحب ہو تو اُس کے مقتضیٰ کے عین مطابق اُس کے تلازم کا فیصلہ دیا جائے گا۔

اِسی اصل کی بنیاد پر جشنِ ولادتِ رسول ﷺ منانے والوں نے اِس کے استحباب اور جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ مزید برآں اِس کی اَساسیات میں کافی اُمور پیش کیے ہیں مثلاً: امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ سعادت میں سوموار کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

ذَالِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ: أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ

(یہ وہ دن ہے جس میں ولادت ہوئی اور وہ دن ہے جس میں میری بعثت ہوئی



یا مجھ پر وحی نازل ہوئی)۔

اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کے دن کو اپنی نگاہِ اختصاص میں روزے کیلئے معیّن فرما رکھا تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ اب اس دن میں نیک اُمور کی انجام دہی، مساکین کی خاطر تواضع، دعوت الی اللہ، سیرتِ نبوی پر غلامانِ مصطفےٰ کو خوش وخرم رہنے اور روزہ رکھنے کی ترغیب دینا اور نورِ محمدی کے ظہور پر اظہارِ فرحت وسرور کو خاص کر لینا جائز ہوگا کیونکہ آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی ظاہر کرنے کے باعث ان سب کا تعلق جنسِ روزہ سے ہی قرار پائے گا۔ لہٰذا اس دن کا ہر عمل بفضلہٖ تعالیٰ عبادت ہی بنے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے پاس ایسی مناسبات کی رُو رعایت برتنے پر لاتعداد اَحادیث شاہد ہیں کیونکہ اَوقات، زمانے اور وقوعِ خیر وشر کے مقامات کی رعایت برتنا اُصولِ دیانات میں سے ہے:

(الف) اُس قاتل کا واقعہ جس نے سو افراد کو قتل کیا تھا اور اُسے گاؤں سے نکل جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اُسے محض اس مناسبت کی بناء پر معاف کر دیا گیا تھا کہ وہ صدق و اخلاص کے ساتھ اللہ والوں کی بستی کی طرف بغرضِ توبہ جا رہا تھا۔ اچانک اُسے موت نے آلیا۔ (اس نے توبہ نہیں کی تھی مگر عزم بالجزم لے کر چل پڑا تھا۔ اس لئے زمین کو سکڑنے کا حکم دے دیا گیا)

(ب) یہودی کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ اے عمر! تم ایک ایسی آیت پڑھتے ہو کاش وہ ہمارے بارے میں نازل ہوتی تو ہم اُسے عید بنا لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ آیتِ مبارکہ کہاں نازل ہوئی؟ اور رسول کریم ﷺ اس کے نزول کے وقت کہاں تشریف فرما تھے؟۔ وہ آیت نویں ذوالحج نازل ہوئی اور ہم بھی آپ ﷺ کی بارگاہِ ناز میں سراپا سپاس تھے۔ حضرت سفیان فرماتے

ہیں: مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا کوئی اور۔

وہ آیتِ مبارکہ ذیل میں مرقوم ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ سورۃ المائدۃ:3

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔

(ترجمہ جمال القرآن، ص129)

امام بخاری اور امام مسلم نے قریباً ملتے جلتے الفاظ میں یہ روایت نقل کی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دسویں ذوالحج ہی عید کا دن ہے نہ کہ نویں ذوالحج۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوچ کی بنا پر اسے عید تصور کیا جائے گا۔ مناسبت بھی یہی ہے کہ مقامِ عرفات میں مسلمانوں کا جمِ غفیر ہی عید کی یاد دلاتا ہے۔ نیز میدانِ عرفات میں قیام کرنا حج کی ادائیگی کیلئے شرط ہے۔

(ج) علمائے کرام نے فرحت و سرور، عید، اباحت اور ہر اس امر مباح میں اصل کا اعتبار قائم رکھا ہے جو تشریعی احکام کی پانچ قسموں میں از روئے نیت کسی نہ کسی حکم پر منطبق ہو۔ ایسی خوشی کے مستحب، مندوب اور محمود ہونے میں کوئی شک کیونکر پیدا ہو سکتا ہے جس میں محبتِ رسول ﷺ اور نسبتِ رسول ﷺ کی آمیزش ہو؟

یہ بات حدِ تواتر تک پہنچی ہے کہ جمہور مسلمان بالخصوص مشرق و مغرب کے علمائے ملت اور شاہانِ وقت مولد نبوی شریف کا خصوصی اہتمام و انصرام کیا کرتے تھے جس کا شاذ و نادر لوگوں نے انکار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ



الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا (سورۃ النساء:115)

ترجمہ (اور جو شخص مخالفت کرے (اللہ کے) رسول کی اس کے بعد کہ روشن ہو گئی اس کیلئے ہدایت کی راہ اور چلے اس راہ پر جو الگ ہے۔ مسلمانوں کی راہ سے تو ہم پھرنے دیں گے اُسے جدھر وہ خود پھرا ہے اور ڈال دیں گے اُسے جہنم میں اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے)۔ (ترجمہ جمال القرآن، ص117)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

ترجمہ (جس نے سوادِ اعظم سے الگ راہ اختیار کی وہی ہی آتشِ جہنم کا ترنوالہ بنا)۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالٍ۔

ترجمہ (میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی)۔

یہ نقطہ نظر کبھی بھی نہیں اپنایا جا سکتا کہ اہلِ باطل تو متفق ہو گئے ہیں اور اہلِ حق کی عددی قلت باقی رہ گئی ہے۔ اس تصورِ شنیع کی بیخ کنی اس لئے ہو جاتی ہے کہ عالمِ اسلام کے مقتدر ائمہ کرام، نیکوکار مجاہد داعیانِ اسلام اور جلیل القدر علمائے مراکش نے جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کے منانے پر اتفاق کیا ہے۔ آپ سرزمین مراکش کی تاریخ پڑھ کر دیکھئے حقیقت شیشے کی طرح صاف دکھائی دے گی۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے ایام کی طرف بلایا ہے جو کہ روشن رُو شریعت کی عظیم نشانیاں ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ۔ (سورۃ ابراہیم:5)

ترجمہ اور یاد دلاؤ انہیں اللہ تعالیٰ کے دن۔ (ترجمہ جمال القرآن، ص307)

امام مسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے لفظِ ایام کی تفسیر نقل کی ہے:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَاَيَّامُ اللّٰهِ: بَلَاؤُهُ، وَ نَعْمَاؤُهُ۔

(اللہ تعالیٰ کے دِنوں سے مراد اُس کی آزمائشیں اور اُس کی نعمتیں ہیں)۔

قارئینِ کرام!

آپ یقیناً دونوں فریقوں کے مابین اختلاف کی زُلفِ گرہ گیر سنوار کر اس حقیقت تک رسائی کرلیں گے کہ کائناتِ عالَم کی سب سے بڑی نعمت حضور اَنور ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے اور مولدِ نبوی شریف کا انعقاد دائرہ اختلاف سے نکل کر مندوب اور مستحب اعمال کے ماتھے کا جھومر بن چکا ہے بلکہ آیتِ مبارکہ کا ظاہر اس کے وجوب کا مقتضی ہے کیونکہ اس میں صیغہ امر موجود ہے جس کا عمومی اطلاق وجوب کیلئے ہوتا ہے اور جب اس کا قائل حاکمیتِ اعلیٰ کا مالک ہو تو اس کے وجوب میں اختلاف کی گنجائش ہی نہیں ہوسکتی۔

حق اور باطل کے درمیان فرق پیدا کرنے والی ذاتِ گرامی قدر کے یومِ ولادت سے بڑھ کر کوئی اور دن روشن رو نہیں ہوسکتا۔ آپ ﷺ نے ہی بھٹکتی انسانیت کو تیرہ و تار عمیق گہرائیوں سے نکال کر نُور و ضیاء کے دامن میں بسادیا۔ اس بنا پر جشنِ ولادتِ رسول ﷺ منانا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور قرآنِ کریم کا اتباع شمار ہوتی ہے۔

اب یہ یاوہ گوئی حقیقت کا بُطلان نہیں کرسکتی کہ سنّتِ مبارکہ میں ایسی کوئی دلیل نہیں جو جشنِ ولادتِ رسول ﷺ منانے کا تقاضا کرے۔ پس آیتِ مبارکہ کا جو مفہوم آپ نے سمجھا ہے وہ سرے سے مفہوم ہے ہی نہیں۔

اس کی کئی وجوہات ہیں:

1) مذکورہ آیت کے مفہوم کے خلاف کوئی قرینہ موجود نہیں جس کی روشنی میں ہم



اس کا انکار کرسکیں۔

( ) آیتِ مبارکہ کی نص ہی حیاتِ نبوی اور مابعد زمانے میں جشنِ یومِ ولادتِ رسول ﷺ کے منانے پر دلالت کُناں ہے۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم فرمایا ہو اور مسلمانوں کے قایدِ اوّل اور رہبر و راہنما نے اس کی پاسداری نہ کی ہو؟ ہم قائل کی اس دلیل کی بنا پر آیتِ کریمہ کے مفہوم سے طوطا چشمی نہیں برت سکتے کہ آپ ﷺ کی ولادت کی تمام اخبار و آثار آپ ﷺ کی بعثت سے قبل کی ہیں جن پر حکمِ شرعی کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی؟ کیونکہ اگر ولادتِ نبوی کی اہمیت مسلمہ نہ ہوتی تو کیسے ہم تک تمام اُخبار اور آثار پہنچتیں؟ یہ بات ذہن نشیں رکھنی چاہیئے کہ سیرتِ نبویہ کی نقاب کُشائی قرآنِ پاک بھی کرتا ہے۔ قرآنِ پاک میں غور و فکر کرنے والے پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے۔

( ) رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے یومِ ولادت کو خصوصی اہمیت بخشی ہے جسے ہم اپنی بحث کے آغاز میں ثابت کرچکے ہیں۔ نصوص کا جواب پہلے ہی دیا جاچکا ہے۔ ہاں جشنِ ولادتِ رسول ﷺ خالصتاً ایسا شرعی جشن ہو جس میں دینی ترویج، پند و نصائح، دعوت الی اللہ کا اہتمام کیا جائے نہ کہ اس میں منکرات، دیوانہ پن، اسراف، غیر نفع بخش اور فخر و مباہات پر مشتمل افعال و کردار کی جھلک ہو ورنہ اس کا حکمِ استحباب منکرات کی نذر ہوجائے گا۔

جشنِ ولادتِ رسول ﷺ کے انعقاد میں اختلافی بحث و تمحیث کی بنا پر اس کے عدمِ جواز کے قائل کو ہدفِ تنقید نہیں بنایا جاسکتا اور نہ ہی اس کے ماننے والے پر انگلی اُٹھائی جاسکتی ہے کیونکہ اُمت کا اس پر اجماع ہے اور جمہور فقہائے کرام نے اسے مستحسن قرار دیا ہے۔ ہاں یومِ مبارک کو فرحت و انبساط، عبادت یا دیگر افعالِ خیر کے ساتھ مختص کرنا اُن امور میں سے ہے جن پر نکتہ چینی کرنا یا جنہیں وجہ نزاع بنانا

ایک جاہل کا کام تو ہو سکتا ہے دانا کا نہیں۔ جس انسان کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے اُس پر اس دن کی خوشی لازم ہے خواہ ظاہرِ حدیث پر عمل کرنے والوں کے نقطۂ نظر کے مطابق روزہ رکھے یا یومِ صوم کے لوازمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے جشنِ فرحت وانبساط منائے، لوگوں کو اکٹھا کر کے سیرتِ نبویہ پڑھ کر سُنائے اور شمائلِ محمدیہ کا ذکرِ خیر کر کے سامعین کے دلوں کو گرمائے۔

طریقہ کتانیہ اور کتانی ارادتمندان جشنِ ولادتِ رسول ﷺ بڑے دھوم دھام اور تزک واحتشام سے مناتے ہیں۔ اس سلسلہ محبت وارادت میں سیدنا شیخ عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق ربیع الاوّل کی چھٹی شب خاص ہے۔ ہمارے جدِّ امجد کے دادا جان حضرت محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ تادمِ وصال جشنِ مبارک انتہائی اہتمام کے ساتھ مناتے رہے۔ آپ کے بچوں کی خوشیاں بھی اس کے سامنے ہیچ ہوتیں تھیں۔ آپ کا لنگر پُورا مہینہ جاری رہتا۔ ہر امیر وغریب سُفرہ جشنِ آمدِ رسول ﷺ سے ضیافت کے مزے لیتا۔ آپ اس موقع پر لوگوں کے جمِ غفیر کو علم ودانش کے موتیوں سے نوازتے۔ آپ قصیدہ بردہ شریف، قصیدہ ہمزیہ شریف اور شمائل نبویہ للترمذی کے اَسباق پڑھاتے تھے۔ چنانچہ رقت آمیز مناظر قلوب واذہان پر اپنے نقوشِ جاوداں ثبت کرتے۔ کتانی علماء کی بڑی تعداد اور عارفِ وقت جناب مولانا عثمان بن محمد کتانی مولد شریف کے دن فرشتوں کے ہمہمے اور گنگنے سُنتے تھے۔

هَامَ الْوَرَىٰ فِي مَعَانٍ أَنْتَ جَامِعُهَا
فَكُلُّهُمْ لَكَ عُشَّاقٌ وَمَا عَلِمُوْا

ترجمہ کائنات ایسے معانی میں زمزمہ سنج ہے جس کے آپ ﷺ جامع ہیں۔ اے وجہِ تخلیقِ کائنات! ہر کسی نے عدمِ علم کے باوجود بھی آپ ﷺ کے عشق ومحبت کا چراغ تھام رکھا ہے۔



میں نے اس مولد شریف کی دوبارہ طباعت کا ارادہ کیا ہے جس کی پہلی طباعت رباط کے مطبعہ امنیہ کی زیرِ نگرانی 1395ھ بمطابق 1975ء میں تشنگانِ محبت ووفا کیلئے پیغامِ وصال لائی تھی۔ کتانی خانقاہوں میں اس مولد شریف کی قرأت کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے۔ اب ہم محض علم کی نشرواشاعت اور سُنتِ صحیحہ سے جہانِ رنگ وبُو کو درسِ وفاشعاری پیش کرنے کیلئے سعیِ جمیل کررہے ہیں تاکہ لوگ قصص اور حکایات پر مبنی مولود نامے پڑھنے کی بجائے جشنِ ولادتِ رسول ﷺ میں اس کی قرأت کا اہتمام کریں نیز اس تصنیفِ لطیف کی طباعت میں اپنے نانا محترم حضور سیّدی ابوالہدیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے نجیب الطرفین صاحبزادگان کی خدمت بھی پیشِ نظر ہے جن کی ذواتِ گرامی کے ساتھ روح اور نسب کے رشتوں نے جوڑ رکھا ہے۔

میں نے متن میں کسی شے کا اضافہ نہیں کیا بلکہ دونوں فاضل محققین کی نگارشات پر اکتفاء کیا ہے۔

## مقدمہ مؤلف

سب تعریفیں اُس ذاتِ بے ہمتا کو زیبا ہیں جس نے فخرِ دو عالم حضور سیّد المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت کو تمام جہانوں کیلئے خیر و بھلائی اور سعادت مندی و ارجمندی کی بشارتِ کبریٰ بنایا ہے۔ کروڑہا شکر ہے اُس کریم ذات کا جس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی بعثتِ مبارکہ کے ساتھ ہی تمام مخلوق کیلئے ظاہری اور باطنی طمانیت کے اسباب پیدا فرما دیئے۔ وہی ذات ہی سمیع اور علیم ہے۔ وہ ذات اگر اپنے بندوں کیلئے رحمت کا دروازہ کھول دے تو اُسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں اور اگر اُسے بند کر دے تو کوئی اُس کے کھولنے کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ وہی غالب اور پُر حکمت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔ (سورۃ التین: 4)

ترجمہ پاک ہے وہ ذات جس نے انسان کو (عقل و شکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر پیدا کیا ہے۔ (جمال القرآن، ص 719)

نیز اُسے اپنے جود و کرم کے طفیل عظمت و تکریم کی قیمتی قبائیں پہنائیں اور کرم کے چشموں سے سیراب ہونے کا موقع فراہم فرمایا۔ علاوہ ازیں اس پر لامحدود رحمت کی برکھا برسائی، ایمان کے عطر سے اُس کی رُوح کو خوشبودار بنایا، اہلِ ایقان کے کمالات کے ذریعے اسے حُسنِ لطف نصیب کیا، سماوی کُتب کی راہنمائی میں اس کی تربیت فرمائی، معارف کے گل و گلزار میں اسے داخلہ دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی اور سیّد الاصفیاء، سیّد الرسل، خاتم الانبیاء حضور سیّد المرسلین ﷺ کی ذاتِ بابرکات



پر ایمان لانا واجب قرار دیا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ الوہیت کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی معبودِ برحق تنہا و یکتا، بادشاہِ حقیقی، نہایت مقدس، سلامت رکھنے والا، امان بخشنے والا، نگہبان، عزت والا، ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا، متکبر، وحید اور بے نیاز ہے۔ وہی ہر شے کو باعتبارِ علم محیط ہے اور اُس نے ہی ہر شے کو گن گن کر اپنے حیطہ تصرف میں لے رکھا ہے۔

اُس کے فیصلے کو کوئی چیلنج کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کوئی بھی اُس کی عطا کے آگے رُکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ اُس کی ہر نعمت اُس کے فضل و کرم کا آئینہ دار ہے۔ اُس کا ہر انتقام عین انصاف ہے۔ اُس نے کائناتِ ہست و بود میں نیک خاندان کی اعلیٰ ترین ہستی کو بابرکت وقت میں مختلف طبقاتِ انسانی کی نجاتِ منتظرہ کیلئے اپنا رسول منتخب فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنی پہچان اس طرح کرائی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ (سورۃ الجمعۃ: 2)

ترجمہ (وہی (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا امیوں میں ایک رسول اُنہیں میں سے جو پڑھ کر سُناتا ہے اُنہیں اُس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے اُن کے (دلوں) کو اور سکھاتا ہے اُنہیں کتاب اور حکمت اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے)

(جمال القرآن، ص 664)

الغرض مخلوقات کو وجود بخشنا اور اُسے اپنے احکامات کا پابند بنانا اُسی ذاتِ لم

یزل ہی کو لائق ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۔ (سورۃ المؤمنون:14)

ترجمہ   پس بڑا بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)

(جمال القرآن، ص 411)

میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولا حضور سیّد المرسلین حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ اُس بے مثل ذات کے خاص بندے، پیارے رسول، اُس کی مخلوق میں سے برگزیدہ، اُس کے حبیب اور خلیل ہیں۔

خالقِ کون و مکاں نے آپ ﷺ کو تمام انسانیت کیلئے خوشخبری دینے والا، خطرات سے بروقت ڈرانے والا، اُس کے اذن سے اُسی طرف بلانے والا اور ظلمت کدہ جہان کیلئے ضیاافروز چراغ بنا کر بھیجا ہے نیز اپنے حبیب پاک ﷺ کی زبانی یہ اعلان کرایا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۔

(سورۃ الاعراف:158)

ترجمہ   آپ فرمایئے اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف، وہ اللہ جس کیلئے بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی، نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر جو نبی امی ہے جو خود ایمان لایا ہے اللہ پر اور اُس کے کلام پر اور تم پیروی کرو اُس کی تاکہ تم ہدایت



یافتہ ہو جاؤ۔ (جمال القرآن، ص 205)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ حَامِلِ اَلْوِيَةِ الْاِرْشَادِ وَالْاِسْعَادِ، وَمَصْدَرِ نَوَامِيْسِ الْمَعَارِفِ وَالْاِمْدَادِ، وَحُجَّةِ اللّٰهِ عَلَى الْوُجُوْدِ وَآيَاتِهِ الْكُبْرٰى فِىْ عَالَمَيِ الْبُطُوْنِ وَالشُّهُوْدِ، وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ اللَّامِعَةِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ السَّاطِعَةِ، وَمُطَهِّرِ الْقُلُوْبِ مِنَ الْاَدْرَانِ، وَمُنَوِّرِهَا بِهَدْيِ الْقُرْآنِ، وَمُتَمِّمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَاَفْضَلِ الْمَخْلُوْقَاتِ عَلَى الْاِطْلَاقِ، وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَجَامِعِ فَضَائِلِهِمُ الَّتِىْ اَنْعَمَ عَلَيْهِمْ بِهَا بَارِئُ الْعَالَمِيْنَ۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِى الْاَنَامِ فَضِيْلَةٌ
وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوْعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

وَعَلٰى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ حُمَاةِ الدِّيْنِ، الْهَادِيْنَ الْمُهْتَدِيْنَ، وَسَائِرِ التَّابِعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

ترجمہ   اے مالکِ کائنات! تُو درود و سلام اور برکتیں بھیج ہمارے آقا و مولا حضور سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ پاک پر جو ہدایت اور فیروز بختی کے جھنڈے تھامنے والے ہیں، جو معارف و حسنات اور مساعدت و امداد کے بحرِ بیکراں ہیں۔

جو ممکنات اور ظاہر و باطن کے دونوں جہانوں کی آیاتِ کبریٰ پر تیری حجتِ کاملہ ہیں، جو چمکتے انوار کا نُور اور کائنات کے اسرار کا سرّ ہیں، جو دلوں کو میل کچیل سے پاک صاف فرمانے والے اور قرآن کی شمعِ ہدایت سے نُورٌ علیٰ نور بنانے والے ہیں، جو مکارمِ اخلاق کی تکمیل کرنے والے، تمام مخلوقات پر علی الاطلاق فضیلت رکھنے والے نیز جملہ انبیاء و رسل کے خاتم اور اُن پر ہونے والی تمام نعمتوں کے جامع ہیں۔

ہر نبی کو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں ایک واضح شرف حاصل ہے

جملہ انبیاء کے شرف ذاتِ محمدی میں یکجا ہیں۔

نیز درود وسلام اور برکتیں ہوں تا قیامت آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر جو دین کے محافظ، امتِ مسلمہ کے رہبر و راہنما اور خلعتِ ہدایت کا تاج پہننے والے ہیں۔

لمّا بعد!

میرے مخلص اَحباب نے مجھ سے بارہا تقاضا کیا کہ میں اُن کیلئے اپنے آقا و مولا حضور سیدنا محمد رسول اللہ کی شمعِ ہدایت سے اکتسابِ نور اور یمن وسعادت کی بھیک مانگتے ہوئے ولادتِ مصطفوی کا قصہ ایسے من بھاتے انداز میں تحریر کروں جو دلوں کا تعلق غیوبات سے پردہ اُٹھانے والی ذاتِ برحق کے ساتھ مضبوط بنا دے اور بحرِ معرفت سے اپنی تشنگی بجھانے والوں کیلئے شرابِ عشق ومحبت دلا دے۔

چنانچہ میں نے اُن کی درخواست پر صاد کہا اور اپنے کریم پروردگار کا سہارا لیتے ہوئے، اس بارگاہِ قدسی میں اپنی بے بضاعتی پر آنسو بہاتے ہوئے اور فوری مدد و نصرت کے ورود کی خواہش سینے میں سجاتے ہوئے نیز اپنے سلف صالحین کی راہِ محبت اپناتے ہوئے اُن کی رغبت وتمنا کو فی الفور پورا کرنے کا عزمِ صمیم کرلیا۔ میں نے اپنی اس تالیف کا نام "روضات الجنات فی مولد خاتم الرسالات" (ترجمہ: بہار کائنات) رکھا ہے۔ "دس بہاروں" پر ترتیب دیا ہے۔

میں عرشِ عظیم کے پروردگار خدائے بزرگ وبرتر سے اس تالیف کی قبولیت کا سوال کرتا ہوں اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ التجاء کرتا ہوں کہ وہ اس کے پڑھنے اور سُننے والے پر دن مانگے اَن گنت نعمتوں کا سائبان تان دے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

أَلَا غَنِّيَا لِي قَبْلَ أَنْ نَتَفَرَّقَا
وَهَاتِ اسْقِنِي صِرْفاً شَرَاباً مُرَوَّقَا



فَقَدْ كَادَ ضَوْءُ الصُّبْحِ أَنْ يَفْضَحَ الدُّجَا
وَكَادَ قَمِيصُ اللَّيْلِ أَنْ يَتَمَزَّقَا

ترجمہ: اے میرے ندیمانِ ہمنوا! جدائی اختیار کرنے سے پہلے مجھے عشق ومحبت کی خوشگوار خالص مئے لادو کیونکہ ضیائے سحر کی سپیدی نے شب کی تیرگی کا پردہ چاک کرنا ہے اور رات کے پیراہن نے تار تار ہونا ہے۔

اے ہمارے جسم وروح کے مالک! ہماری محفلوں اور نشست وبرخاست کو حضور پُرنور ﷺ کی ذاتِ گرامی قدر اور آپ کی پاکیزہ آل اور عظمتِ بے کنار سے مالا مال آپ ﷺ کے صحابہ پر تحفۂ درود وسلام کے ذریعے اپنے علم کی مقدار، اپنے علم کی تعداد اور وزن کے مطابق مہکا دے۔ ہمارے دلوں کو آپ ﷺ کی محبت سے تقویت بخش دے اور غلامانِ مصطفےٰ کی شیرازہ بندی فرما دے۔ آپ ﷺ کے دینِ حنیف کو چاردانگِ عالم میں غلبہ نصیب کردے اور ہر قسم کے مصائب سے ہمیں بچالے۔

امین ثم امین

## پہلی بہار

## نورِ محمدی کی اوّلیت کے بارے میں

اے برادرانِ ذی شعور! ہر صاحبِ ایمان بخوبی آگاہ ہے کہ ذاتِ حق سبحانہ تعالیٰ تمام جہانوں کی تخلیق سے پہلے ازل سے ہی موجود ہے۔ ذاتِ حق کی نہ تو غایتِ قبل ہے اور نہ غایتِ بعد۔ نہ غایتِ فوق ہے نہ غایتِ تحت۔ نہ دائیں جہت نہ بائیں جہت۔ نہ آگے کی سمت نہ پیچھے کی سمت۔ نہ کل نہ بعض۔ ذاتِ حق کے بارے میں مَتٰی کَانَ (کب تھا)؟ اَیْنَ کَانَ (کہاں تھا)؟ کَیْفَ کَانَ (کیسے تھا)؟ کہنے کی جسارت نہیں کر سکتے۔ اُس نے ہی تمام عالم تکوین فرمائے، تمام زمانے سنوارے۔ وہ ذات تو زمان و مکان کی حدود سے پاک ہے۔ اُس کے حضور کسی کا وہم بھی رسائی نہیں پا سکتا۔ اُس کے آگے کسی کی عقل دم نہیں مار سکتی۔ وہ ذات ذہن کے حدودِ اربعہ میں منحصر نہیں ہو سکتی، ساخت و وجود (جو چیز کو قبول کرتا ہے) میں متمثّل نہیں ہو سکتی۔ وہم و خیال کی پنہائیوں میں متصور ہونے سے رہی۔ عقل و دانش کی وسعتوں میں اس ذات کو کم و کیف کے پیمانے میں نہیں ماپا جا سکتا۔ الغرض یہ ذات ہر قسم کی تشبیہ اور نظیر سے پاک ہے۔

اللہ ربّ العزت نے اپنی حقیقت سے یوں پردہ اُٹھایا ہے:

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ (الشوریٰ:11)

ترجمہ نہیں ہے اُس کی مانند کوئی چیز اور وہی سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔



(جمال القرآن، ص581)

جب اُس کریم ذات نے اپنے واجب الوجود اور یکتا ہونے کی پہچان کروانے کا ارادہ فرمایا تو اپنے نبی محترم ﷺ کا نورِ مبارک تخلیق کیا، دیگر انبیاء و رسل کے نُور پاک کیے (تمام ذواتِ گرامی قدر پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہوں)۔ عرشِ بریں کو حسن و وجود بخشا، لوح و قلم کو رُوپ سے نوازا، جن و انس اور دیگر مخلوقات کو زینتِ حیات سے شاد کام کیا۔ نورِ محمدی کو نبوّت سے سرفراز فرمایا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا:

1) حضرت امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت نقل کی ہے:

آپ ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ کَتَبَ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ...... الخ

ترجمہ بلاشبہ اللہ عزّ وجلّ نے اپنی مخلوقات کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔ امّ الکتاب میں لکھے جانے والے منجملہ احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ خاتمِ انبیاء ہیں۔

امام احمد، محدث بزار، محدث طبرانی، حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری اور محدث بیہقی نے سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے:

حضور ختمی مرتبت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ لَخَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ

ترجمہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاتمِ انبیاء ہی ہوں اور بلا شبہ اس وقت بھی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام وجودِ خاکی سے مزیّن ہو رہے تھے۔

امام احمد نے اپنی مسند، امام بخاری نے اپنی تاریخ، محدث ابو نعیم نے الحلیہ اور دیگر محدثین نے قوی سند کے ساتھ حضرت سیدنا میسرۃ الفجر سے نقل کیا ہے نیز الادسالۃ میں ہے کہ حضرت سیدنا میسرۃ الفجر فرماتے ہیں:

میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی یارسول اللہ! آپ تاجِ نبوت سے کب سرفراز ہوئے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

وآدم بین الروح والجسد۔

''اور آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مابین تھے'' یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا۔

شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسا کہ مواہب میں ہے۔

قَدْ جَاءَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ، فَالْإِشَارَةُ بِقَوْلِهٖ ﷺ "كُنْتُ نَبِيًّا" إِلَى رُوْحِهِ الشَّرِيْفَةِ أَوْ إِلَى حَقِيْقَتِهٖ، وَالْحَقَائِقُ تَقْصُرُ عُقُوْلُهَا عَنْ مَعْرِفَتِهَا، وَإِنَّمَا يَعْلَمُهَا خَالِقُهَا، وَمَنْ أَمَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِنُوْرٍ إِلٰهِيٍّ، فَحَقِيْقَةُ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ آتَاهَا اللّٰهُ وَصْفَ النُّبُوَّةِ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ، إِذْ خَلَقَهَا مُتَهَيِّئَةً لِذَالِكَ وَأَفَاضَهٗ عَلَيْهَا مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ، فَصَارَ نَبِيًّا وَكَتَبَ اسْمَهٗ عَلَى الْعَرْشِ، وَأَخْبَرَ عَنْهُ بِالرِّسَالَةِ لِيُعْلِمَ مَلَائِكَتَهٗ وَغَيْرَهُمْ كَرَامَتَهٗ عِنْدَهٗ، فَحَقِيْقَتُهٗ مَوْجُوْدَةٌ مِنْ ذَالِكَ الْوَقْتِ، وَإِنْ تَأَخَّرَ جَسَدُهُ الشَّرِيْفُ الْمُتَّصِفُ بِهٖ۔

ترجمہ (یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جسموں سے پہلے روحیں پیدا فرمائیں۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ کا فرمان "كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ" (میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے) سے آپ کی روحِ اطہر کی جانب اشارہ ملتا ہے یا حقیقت کی طرف۔



واضح ہو کہ حقائق کی معرفت سے ہماری عقل قاصر ہے۔ انہیں صرف خالقِ لم یزل ہی بہتر جانتا ہے تاہم وہ لوگ بھی ان سے آگاہ ہوتے ہیں جنہیں ذاتِ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نورِ الوہیت سے دیدہ و بینا کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی حقیقت مبارکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے کہیں پہلے وصفِ نبوت سے سرفراز فرما دیا تھا اور اسی کیلئے ہی آپ کی حقیقت مبارکہ کو مناسبت عطا کی تھی نیز اسی وقت سے ہی آپ ﷺ کو اپنے جود و کرم کے فیضِ عمیم سے گنجِ گراں ودیعت فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نبی محترم و محتشم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کا نام عرشِ علیٰ پر کندہ کیا، کون و مکان میں آپ کے رسول ہونے کی خبر دی تاکہ فرشتوں اور دیگر مخلوقات کو آپ ﷺ کی قدر و منزلت کا ادراک کرا دے۔ حقیقتِ مصطفوی تو اُسی وقت سے ہی زینتِ ہست و بود ہے اگرچہ اِس سے متصف آپ کا جسد شریف مؤخر ہوا ہے۔

اے ہمارے جسم و روح کے مالک! حضور پُرنور ﷺ کی ذاتِ گرامی قدر اور آپ کی پاکیزہ آل اور عظمتِ بے کنار سے مالا مال آپ ﷺ کے صحابہ پر تحفہ درود وسلام کے ذریعے اپنے علم کی مقدار، اپنے علم کی تعداد اور وزن کے مطابق مہکا دے۔ ہمارے دلوں کو آپ ﷺ کی محبت سے تقویت بخش دے اور غلامانِ مصطفیٰ کی شیرازہ بندی فرما دے۔ آپ ﷺ کے دینِ حنیف کو چار دانگِ عالم میں غلبہ نصیب کر دے اور ہر قسم کے مصائب سے ہمیں بچا لے۔ آمین ثم آمین

## دوسری بہار

## حضرتِ نبوی اور حقیقتِ محمدیہ کی بعض خصوصیات کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو بلند پایہ خصوصیات، اور گوناگوں صفات سے مزین فرمایا ہے۔

1) آپ ﷺ ممکنات کا نور ہیں۔

ذاتِ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ممکنات کا نور بنایا ہے اور ہر موجود کی تخلیق میں آپ کی ذاتِ شریفہ کو سبب کی حیثیت بخشی ہے۔

امام حاکم نے مستدرک میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے:

إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَأٰى اسْمَ مُحَمَّدٍ مَكْتُوْبًا عَلَى الْعَرْشِ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِآدَمَ: لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ۔

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام نے عرشِ الٰہی کی بیکراں وسعتوں پر نامِ محمد لکھا پایا۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے ارشاد فرمایا: اے پیارے آدم! اگر محمد نہ ہوتا تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

ابو الشیخ نے طبقاتِ اصفہانیہ اور حاکم نے مستدرک میں سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح روایت نقل کی ہے:

أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عِيْسٰى: آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَمُرْ أُمَّتَكَ أَنْ يُّؤْمِنُوْا بِهٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ، وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ



عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَسَكَنَ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے پیارے عیسیٰ! اپنے محبوب محمد مصطفےٰ (ﷺ) کی ذاتِ گرامی پر ایمان لے آ اور اپنی امت کو بھی آپ (ﷺ) پر ایمان لانے کا حکم سنا۔ واضح ہو کہ اگر میرا محمد نہ ہوتا تو میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی جنت اور دوزخ۔ میں نے اپنے عرش کو پانی پر زینت دی تو یہ لرزہ براندام ہو گیا۔ چنانچہ اس پر "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا تو اسے چین نصیب ہوا۔

2) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی خاطر تمام انبیائے کرام سے پختہ وعدہ لیا ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے بعد آنے والے تمام انبیاء و رسل کی جماعتوں سے عہد لیا ہے:

لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔

ترجمہ: (اگر میرا محمد زینت آرائے خلافت و نبوت ہو تو اُن کی ذات پر ایمان لانا اور ان کی نصرت و اعانت میں کوئی کسر نہ چھوڑنا)

صاف ظاہر ہے کہ متبوع (جس کی اتباع کی جائے) سے عہد لینا درحقیقت تابع (اتباع کرنے والے) سے ہی عہد لینا ہی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ قَالُوْا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ۔ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

(آل عمران: 82,81)

ترجمہ اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمھیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی اس کے بعد فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اٹھالیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پھر جو کوئی پھرے اس پختہ عہد کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (جمال القرآن، ص 73)

مفسرِ قرآن ابن جریر نے حضرت سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول مبارک آیت نمبر 81 کے ضمن میں فَاشْهَدُوْا کے تحت نقل کیا ہے:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فَاشْهَدُوْا عَلٰى اُمَمِكُمْ بِذٰلِكَ وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ عَلَيْكُمْ وَعَلَيْهِمْ فَمَنْ تَوَلّٰى عَنْكَ يَا مُحَمَّدُ بَعْدَ هٰذَا الْعَهْدِ مِنْ جَمِيْعِ الْاُمَمِ (فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ) (آل عمران: 82) هُمُ الْعَاصُوْنَ فِي الْكُفْرِ۔

ترجمہ (پس تم اپنی اپنی امت کو اس پر گواہ بناؤ اور میں تمہارے ساتھ ان پر بھی اور تم پر بھی گواہ ہوں۔ اے میرے پیارے محمد! جو بھی ان میں سے عہد شکنی کریں گے وہی فاسق ہی ہیں، وہ حد درجہ کفر کرنے والے ہیں)۔

شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسا کہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں ارشاد فرمایا ہے:

فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الشَّرِيْفَةِ مِنَ التَّنْوِيْهِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَعْظِيْمِ قَدْرِهِ الْعَلِيِّ مَا لَا يَخْفٰى، وَفِيْهَا مَعَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ عَلٰى تَقْدِيْرِ مَجِيْئِهٖ فِيْ زَمَانِهِمْ



يَكُوْنُ مُرْسَلًا اِلَيْهِمْ، فَتَكُوْنُ نُبُوَّتُهٗ وَرِسَالَتُهٗ عَامَّةً لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ اٰدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَتَكُوْنُ الْاَنْبِيَاءُ وَاُمَمُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ اُمَّتِهٖ، وَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ "وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً" لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ مِنْ زَمَانِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، بَلْ يَتَنَاوَلُ مَنْ قَبْلَهُمْ اَيْضًا، وَيَتَبَيَّنُ بِهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ ﷺ: "كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ"

ترجمہ (اس آیتِ شریفہ میں حضور پُرنور ﷺ کی اعلیٰ قدر و منزلت کا اظہار کرنا ہے جو ہر سو عام ہے۔ مزید برآں اس حقیقت سے پردہ اٹھاتا ہے کہ ان تمام انبیاء و رسل کے ادوار میں آپ ﷺ کی تشریف آوری بحیثیت ایک نبی مرسل کے ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی نبوت و رسالت حضرت آدم علیہ السلام تا قیامت جملہ مخلوقات کو محیط قرار پاتی ہے اور ہر نبی اور اس کی امت آپ ﷺ کی امت ہی تصور ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان "وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً" (مجھے تمام انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے)۔

آپ ﷺ کے زمانہ مبارکہ سے تا قیامت آنے والے لوگوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ اُن سے پہلے گذر جانے والے لوگوں کو بھی شامل ہے۔ اسی زاویہ نگاہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سرکارِ دو عالم ﷺ کا درج ذیل فرمان "كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ" (میں اُس حال میں بھی نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے) کا حقیقی مطلب متعین ہو جاتا ہے)۔

میرے والدِ گرامی (اللہ تعالیٰ اُن کی ذاتِ گرامی سے راضی ہو) نے ا تحریر میں فرمایا ہے۔

إِنَّهٗ ﷺ مَبْعُوْثٌ اِلَيْهِمْ حَقِيْقَةً فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْلَسَهٗ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ عَلٰى كُرْسِيِّ الْفَخَارِ، ثُمَّ جَمَعَ الْاَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ

فَاطِبَةً وَأَجْلَسَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَخَذَ لَهُ الْبَيْعَةَ عَلَىٰ جَمِيعِهِمْ، وَأَعْطَوْهُ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ بِمَحْضَرٍ مِنْهُ ﷺ، ثُمَّ شَهِدَ عَلَيْهِمْ بِذَالِكَ جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ ﴿وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾(آل عمران:81)، وَهٰذَا هُوَ نِهَايَةُ التَّعْظِيمِ وَالتَّكْرِيمِ وَالرِّفْعَةِ، فَكَانَ ﷺ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ وَرَسُولُ الرُّسُلِ وَقُدْوَةُ الْجَمِيعِ۔

ترجمہ درحقیقت آپ ﷺ عالمِ غیب ہی میں تمام انبیاء ورسل کی طرف مبعوث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فخر ومباہات کی مسند پر رونق افروز کیا پھر تمام انبیاء ورسل کو جمع کر کے اُنہیں اپنے سامنے بٹھا کر اپنے محبوب پاک کیلئے بیعت لی۔ اَلغرض اللہ تعالیٰ نے اُن سب سے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی موجودگی میں پیمانِ وفا لیا اور اُن سے شہادت لیکر فرمایا:

وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (آل عمران:81)

ترجمہ اور میں (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

یہ اظہارِ عظمت اور رفعتِ منزلت کی انتہاء ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں اور تمام رسولوں کے بھی رسول ہیں۔ صرف یہی ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ پوری انسانیت کیلئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں)۔

3) آپ ﷺ نے ہی سب سے پہلے بلیٰ (ہاں) فرمایا تھا جب حق سبحانہ تعالیٰ نے عالمِ ذر میں اپنی ربوبیت پر بنی آدم سے گواہی طلب کی تھی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ



أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ☆(الاعراف:172, 173)

ترجمہ (اور (اے محبوب) یاد کرو جب نکالا آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو اور گواہ بنایا خود اُن کو اُن کے نفسوں پر (اور پوچھا) کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب؟ سب نے کہا بے شک تُو ہی ہمارا رب ہے ہم نے گواہی دی (یہ اس لئے ہوا) کہیں تم یہ نہ کہو روزِ حشر کہ ہم تُو اس سے بے خبر تھے یا یہ نہ کہو کہ شرک تو صرف ہمارے باپ دادا نے کیا تھا (ہم سے) پہلے اور ہم تو تھے ان کی اولاد ان کے بعد تو کیا تُو ہمیں ہلاک کرتا ہے اس شرک کی وجہ سے جو کیا تھا باطل پرستوں نے)۔

(جمال القرآن، ص208)

محدث عبد بن حمید، حکیم ترمذی نے نوادر الاصول اور ابو الشیخ نے العظمۃ میں اور ابن مردویہ نے سیدنا ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے:

رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، وَقَضَى الْقَضِيَّةَ، وَأَخَذَ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، فَأَخَذَ أَهْلَ الْيَمِينِ بِيَمِينِهِ، وَأَخَذَ أَهْلَ الشِّمَالِ بِيَدِهِ الْأُخْرَىٰ، وَكِلْتَا يَدَيِ الرَّحْمٰنِ يَمِينٌ، فَقَالَ: يَا أَصْحَابَ الْيَمِينِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ، فَقَالُوا لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: (أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ)(الاعراف:172)

ترجمہ (جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور فیصلہ تقدیر ثبت کیا، انبیائے کرام سے پختہ عہد لیا، اُس وقت عرشِ الٰہی پانی پر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دائیں طرف والوں کو اپنی شان کے مطابق اپنے دائیں ہاتھ میں اور بائیں طرف والوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں تھام لیا۔ بعد ازاں فرمایا: اے دائیں طرف والو! چنانچہ دائیں طرف والوں نے اپنے پروردگار کی آواز پر شاداں وفرحاں ہوتے لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ (اے

ہمارے پروردگار! ہم تیرے حضور دست بستہ حاضر ہیں اور تیرے ہی فضل واحسان سے خوش بختی کے خواہاں ہیں)۔ تب فرمایا: ترجمہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سب نے یک زباں ہو کر کہا: کیوں نہیں)۔ (جمال القرآن، ص208)

فائدہ: "کلتایدی الرحمن یمین: یہ الفاظ متشابہات میں سے ہیں۔ متقدمین نے اس کی کوئی توجیہہ منقول نہیں اور متاخرین نے "ید" بمعنی قدرت لیا ہے"۔

ابو سہل قطان نے اپنی آمالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے نقل کیا ہے:

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت امام باقر ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن أبی طالب کی خدمت میں گزارش کی: حضور والا! یہ تو بتایئے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تمام نبیوں سے کیسے مقدم قرار پائے ہیں؟ حالانکہ آپ ﷺ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی؟، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے "بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور گواہ بنایا خود اُن کو اُن کے نفسوں پر (اور پوچھا) کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب؟ سب نے کہا بے شک تُو ہی ہمارا رب ہے" ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ہی سب سے پہلے بلیٰ (کیوں نہیں) فرمایا۔ چنانچہ اسی بنا پر آپ ﷺ تمام انبیائے کرام سے مقدم قرار پائے حالانکہ آپ ﷺ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی ہے۔



## تیسری بہار

## مخلوقات کو لباسِ وجود عطا کرنے اور اُن کے ہاں اَنبیاء و رسل بعثت فرمانے کا راز

سچے رب نے اپنی مخلوق کو صورتِ گوشت و پوست سے نواز کر اس کی حقیقت سے یُوں پردہ اُٹھایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَمَا أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ○

(الذاریات:56، 58)

ترجمہ اور نہیں پیدا فرمایا میں نے جن وانس کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔ نہ طلب کرتا ہوں میں ان سے رزق اور نہ یہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی (سب کو) روزی دینے والا قوت والا (اور) زور والا ہے۔

(جمال القرآن، ص628)

مفسرِ قرآن حضرت ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سیّدنا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے درج بالا فرمانِ الٰہی:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○

کی تفسیر میں روایت نقل کی ہے کہ آپ کا فرمانا ہے کہ لِيَعْبُدُوْنِ سے مراد

لِيُقِرُّوْا بِالْعُبُوْدِيَّةِ طَوْعًا أَوْ كَرْهًا

(تاکہ وہ مالکِ کائنات کو معبودِ برحق ماننے کا خواستہ یا ناخواستہ (چار و ناچار) اقرار کریں)۔

مفسّرِ قرآن حضرت ابن جریر اور ابنِ ابی حاتم اور محدّث بیہقی نے "الاسماء والصفات" میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے "اَلْمَتِيْنُ" کے معنی کے بارے میں نقل کیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں: اَلْمَتِيْنُ سے مراد شدید، مضبوط اور زور آور ہے۔

جب ساری مخلوقِ خدا کو اُن ہستیوں کی سخت ضرورت ہے جو اُنہیں معرفتِ الٰہی سے آشنا کریں اور الہامی شریعتوں کی تعمیل کیلئے بلائیں اور آیاتِ مقدسہ پڑھ کر سنائیں، اُن کے قلب و باطن کی طہارت کا اہتمام کریں، اُنہیں کتاب و حکمت کی تعلیم سے بہرہ ور کریں، اُنہیں وہ عہد یاد دلائیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کی روحوں سے عالمِ ذر میں لیا تھا، اُس عہد کے توڑنے سے اُنہیں خوف دلائیں اور اُن کے درمیان ذاتی بھائی چارہ فروغ دیں جس کے بعد اُن کا آپس میں تفرقہ اور جدائی اختیار کرنا مناسب نہ ہو، اُنہیں کثافتی آلودگی، دنیاوی فسادپن اور تنگ صدری سے بچا کر عالمِ لطافت، سکون و راحت اور حریّت و آزادی کی دعوت دیں، اُنہیں مالکِ حقیقی کی دہلیزِ اطاعت پر پڑے رہنے اور اُس سے کبھی بھی سر نہ اُٹھانے کی ترغیب دیں، حلال و حرام اور خیر و شر نیز ہر نافع راہ پر چلنے اور ضرر رساں راہ سے دور رہنے کی تلقین کریں، نفس کی کمینگی اور خساست سے پردہ اُٹھا کر اُسے بُری عادات اپنانے سے بچائیں، اُنہیں لڑائی جھگڑوں سے باز رکھیں، اُن میں صلہ رحمی اور عیب پوشی نیز فضول عادات سے پرہیز کرنے کی فکر پیدا کریں، حسبِ طاقت نیکی کے معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اپنی ذاتی خواہشات کی نفی کر کے ذاتِ برحق کے حضور یکسو ہونے کا نسخۂ کیمیا مرحمت



فرمائیں اور عالمِ انسانیت کو کھلے بندوں باور کرا دیں کہ

لَا ضَرَرَ أَضَرُّ مِنَ اللِّسَانِ، وَلَا نَارَ أَحَرُّ مِنَ الْغَضَبِ، وَلَا شَرَفَ أَرْفَعُ مِنِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوْفِ، وَلَا لِبَاسَ أَحْسَنُ مِنَ التَّقْوٰى

(زباں سے بڑھ کر کوئی شے ضرر رساں نہیں، غیظ و غضب سے زیادہ کوئی آتش حرارت فشاں نہیں، حسنِ سلوک کے مقابلے میں کوئی نیکی نہیں، تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کا لباس حسن و زینت میں اپنی مثل آپ ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبیوں اور رسولوں کو اپنے کمالات سے آشنائی بخشنے کے بعد مبعوث فرمایا۔ اُنہیں اپنے اسماء و صفات کے معانی کی معرفتِ خاص عطا کی۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کیلئے عقیدہ اور نظام کی خاطر کمرِ ہمت باندھی۔ اس طرح صاحبِ بصیرت افراد کے دل قرار پا گئے۔ عقل و خرد پر پڑے تاریک پردے سرک گئے۔ ہمہ جہت کامرانی پانے والوں نے آسمانی ہدایت کا دامن تھام لیا اور خوشی و غمی ہر دو حالتوں میں اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔

ذاتِ الٰہی نے جس نصیبے والے کیلئے خوش بختی چاہی وہی بحرِ سعادت کا غوطہ زن ٹھہرا نیز بے مثل و مثال طاقت والے نے جسے بدبختی کی لعنت سے دوچار کیا دنیائے انسانیت میں اس کا ہی ستارہ ہمیشہ گردش میں رہا۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ)

قرآنِ پاک نے اسی رازِ حقیقت سے ہم سب کو متنبہ فرمایا:

1) رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (سورۃ النساء، 165:)

ترجمہ (بھیجے ہم نے یہ سارے) رسول خوشخبری دینے کیلئے اور ڈرانے کیلئے تا کہ نہ رہے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر رسولوں کے (آنے کے) بعد اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے (کوئی تسلیم نہ کرے تو اُس کی مرضی)

(جمال القرآن، ص126)

2) شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ۔

(سورۃ الشوریٰ:13)

ترجمہ اُس نے مقرر فرمایا ہے تمہارے لئے وہ دین جس کا اُس نے حکم دیا تھا نوح کو اور جسے ہم نے بذریعہ وحی بھیجا ہے آپ کی طرف اور جس کا ہم نے حکم دیا تھا ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور تفرقہ نہ ڈالنا اس میں۔

(جمال القرآن، ص581)

3) وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ۔ (سورۃ النساء:131)

ترجمہ اور بے شک ہم نے حکم دیا ان لوگوں کو جنھیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور (حکم دیا) تمہیں بھی کہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے۔ (جمال القرآن، ص120)

4) كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ (سورۃ البقرۃ:213)

ترجمہ (ابتداء میں) سب لوگ ایک ہی دین پر تھے (پھر جب ان میں اختلاف پیدا ہو گیا) تو بھیجے اللہ نے انبیاء خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے اور نازل فرمائی ان کے ساتھ کتاب برحق تاکہ فیصلہ کر دے لوگوں کے درمیان جن باتوں میں وہ جھگڑنے لگے تھے اور کسی نے اختلاف نہیں کیا اس میں بجز اُن لوگوں کے جنھیں



کتاب دی گئی تھی بعد ازاں آ گئی تھیں اُن کے پاس روشن دلیلیں (اس کی وجہ) ایک دوسرے سے حسد تھا۔ پس اللہ نے ہدایت بخشی اُنھیں جو ایمان لائے تھے ان سچی باتوں پر جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اپنی توفیق سے اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف)۔ (جمال القرآن، ص40)

یاد رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل نہ ہوتے تو لوگ ہمہ وقت جھگڑوں کا شکار رہتے، اسباب و ذرائع کی کمی کو بنیاد بنا کر غارت گری کو پیشہ بنا لیتے، وحشی جانوروں کی طرح جنگلوں اور بیابانوں میں اپنی قیمتی زندگی کے صبح و شام ضائع کر دیتے، اللہ تعالیٰ کی زمین پر سیر و سیاحت کی سہولت مفقود ہوتی اور زمین کے طول و عرض میں تجارتی وسائل اور منافع جات ناپید ہو جاتے۔

## چوتھی بہار

### نورِ محمدی آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھنے اور سجدہ کرنے والوں میں آپ ﷺ کے تشریف لانے کے بارے میں

ذاتِ برحق کی بے شمار حکمتوں اور شہرت کی حدوں کو چھونے والے اسرارِ قدرت نے یہ چاہا کہ مالکِ لم یزل عالمِ اجسام کا دورانیہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی وساطت سے آشکارا فرمائے۔ تب حکیمِ ازل نے آپ علیہ السلام کو خوبصورت شکل و صورت عطا کر کے عزت و تکریم کی تمام اصناف سے آراستہ کیا۔ اپنی مخلوقات کے نام اور اُن کی خصوصیات سکھائیں۔ فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ یہ سجدہ عبادت کی غرض سے نہ تھا بلکہ اس کی حیثیت محض عزت افزائی بخشنے اور عظمت سے نوازنے کی حد تک تھی جیسے

آنے والے وقت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے برادران نے آپ کو سجدہ کیا تھا۔ (شریعتِ محمدیہ میں سجدہ تعظیمی بجالانا ممنوع ہے) درحقیقت آپ علیہ السلام ایک قبلہ کی مانند تھے اور فرشتے اپنے مالک برحق کی بارگاہِ الوہیت میں سربسجود ہو کر حقِ بندگی ادا کر رہے تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔

(سورۃ البقرۃ:34)

ترجمہ: تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اُس نے انکار کیا اور تکبر کیا (داخل) ہو گیا وہ کفار (کے ٹولہ) میں۔ (جمال القرآن، ص 8)

آپ علیہ السلام کی خاطر حضرت سیدتنا حوا علیہا السلام کو آپ علیہ السلام کی بائیں پسلی سے اُس وقت پیدا فرمایا جب آپ علیہ السلام نیند کی حالت میں تھے تاکہ وہ آپ علیہ السلام کی زوجہ بن کر رہیں۔ آپ علیہا السلام کو حوا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ علیہا السلام ایک زندہ ہستی سے پیدا ہوئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں کو اپنی حکمت کے مطابق ایک خاص مدت تک بہشتِ بریں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیا۔

جب آپ دونوں نے شجرِ ممنوعہ سے تناول کر لیا تو حکیم و دانا رب نے انہیں خلدِ بریں سے زمین پر اُتار دیا۔ چنانچہ اس سے ہی طے شدہ پروگرام کی عملی صورت رُوبہ عمل ہوئی۔ آپ کی اعلیٰ ترین خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی پشتِ مبارک میں نُورِ محمدی رکھا گیا تھا۔

آپ کی جبینِ سعادت میں نُورِ محمدی جلوے بکھیرتا تو آپ کے دیگر انوار پر چھا جاتا۔ مشیتِ ایزدی نے اسے آپ علیہ السلام کے انتہائی خوبرو اور تنومند اکلوتے فرزند حضرت سیدنا شیث علیہ السلام کی طرف منتقل کر دیا۔



آپ کے نقش و نین اپنے والدِ گرامی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے ملتے جلتے تھے۔ آپ اپنے تمام بھائیوں میں انتہائی ذہین تھے۔ آپ اپنے والد مبارک کے منظورِ نظر تھے۔ نُورِ محمدی پاک پشتوں سے پاک رحموں میں سفر کرتا ہوا حضرت سیدنا عبد المطلب کے انتہائی حسین و جمیل بیٹے حضرت سیدنا عبداللہ کی صُلب مبارک میں اقامت پذیر ہوا۔

محدث طبرانی نے المعجم الأوسط میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے:

حضورِ پُرنور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ خَلْقَهُ، فَاخْتَارَ مِنْهُمْ بَنِي آدَمَ، ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي آدَمَ، فَاخْتَارَ مِنْهُمُ الْعَرَبَ، ثُمَّ اخْتَارَنِي مِنَ الْعَرَبِ، فَلَمْ أَزَلْ خِيَارًا مِنْ خِيَارٍ، أَلَا مَنْ أَحَبَّ الْعَرَبَ، فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْعَرَبَ، فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا چناؤ فرمایا تو ان میں اولادِ آدم کو برتری بخشی، اولادِ آدم کا چناؤ فرمایا تو ان میں قومِ عرب کو ترجیح سے نوازا پھر قومِ عرب میں سے مجھے فوقیت عطا کی۔ خبردار! جس نے بھی عرب سے رشتۂ محبت استوار کیا تو اس نے میری محبت میں ان سے پیار کیا اور جس نے عرب سے بغض کیا تو میرے ساتھ ان کے بغض کرنے کی وجہ سے بغض قائم کیا۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

حضورِ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ

كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کا ہی چناؤ فرمایا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ۔

ترجمہ میری بعثت اولاد آدم کی بہترین صدیوں میں سے اولیں بہترین صدی میں ہوئی جو کہ وہی ہے جس میں میری ذات موجود ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند، محدث طبرانی نے المعجم الأوسط، محدث بیہقی نے شعب الایمان اور محدث ابونعیم نے دلائل النبوۃ نیز دیگر محدثین نے بھی ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے:

آپ رضی اللہ عنہا نے ہمارے آقا و مولا حضور پرنور ﷺ کی زبان حق ترجمان سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے الفاظ روایت فرمائے ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کہنا ہے کہ:

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَرَ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ أَرَ بَنِي أَبٍ أَفْضَلَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

ترجمہ (میں نے زمین کی ہر سمت چھان ماری ہے مجھے حضور نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی شرف و فضیلت کی حامل شخصیت دکھائی نہیں دی نیز میں نے دنیا بھر کے کسی بھی کنبہ کو بنو ہاشم سے اعلیٰ و افضل نہیں پایا۔



محدث بیہقی نے اپنی سنن میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کیا ہے۔

حضور پرنور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مَا وَلَدَنِيْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ، مَا وَلَدَنِيْ إِلَّا نِكَاحُ الْإِسْلَامِ۔

ترجمہ (میری ولادت میں زمانہ جاہلیت کی کسی آلائش کا تصور ہی نہیں۔ میں باقاعدہ اسلامی نکاح ہی سے منصہ شہود پر جلوہ فگن ہوا ہوں)۔

محدث طبرانی نے المعجم الاوسط میں ثقہ افراد کی سند کے ساتھ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ، وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلٰى أَنْ وَلَدَنِيْ أَبِيْ وَأُمِّيْ لَمْ يُصِبْنِيْ مِنْ نِكَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ۔

ترجمہ (میری ولادت نکاح کے ذریعے ہی ہوئی، زمانہ جاہلیت کی آلودگی کا شائبہ تک ہی نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام تا میرے والدین کریمین تک میں اہل جاہلیت کے نکاح کی ہر خرابی سے پاک رہا ہوں)۔

محدث حاکم اور محدث طبرانی نے حضرت حزام بن اوس رضی اللہ عنہ سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

میں غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عظمت میں حاضر ہوا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب علیہ السلام کو فرماتے سنا وہ عرض کر رہے تھے: یا رسول اللہ! میرا جی آپ کی مدح سرائی کو چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو من میں آئے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے دہن کو فیض مدح سے آراستہ رکھے۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب علیہ السلام کی قصیدہ خوانی

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ گویا ہوئے:

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي
مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

ترجمہ (اے جانِ کائنات! آپ ﷺ عالمِ گیتی میں تشریف لانے سے پہلے گلزارِ جنت کے خنک سائے میں اور حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں داد عیش دیتے رہے نیز حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی بہشتی اقامت گاہ مستودع میں رونق بخشتے رہے جب انجیر کے پتے ایک لباس کا روپ دھار کر حضرت سیدنا آدم اور حضرت سیدتنا حوا علیہا السلام کے جسموں پر زینت آراء ہو رہے تھے)۔

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ أَنْتَ
وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

ترجمہ پھر آپ اِس عالمِ آب و گِل کی رونقیں دوبالا کرنے کیلئے تشریف لائے، آپ نہ تو بشری رُوپ میں تھے، نہ گوشت پوست کا ایک ٹکڑا اور نہ جما ہوا خون۔

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ
أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ

ترجمہ بلکہ آپ ﷺ پاکیزہ جوہر تھے جو کشتی نوح میں سوار رہا اور جس نے بہت بڑے بُت نسر اور اُس کے پجاریوں کو اُمڈتے طوفان کا تر نوالہ بنا دیا۔

تَنَقَّلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ
إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

ترجمہ آپ اپنے آباؤ اجداد کی پُشتِ مبارک سے پاک رحموں میں سفر فرما کر جہانِ ہست و بُود کی رونق اور چہل پہل کا باعث ہی رہے حتیٰ کہ صحیفہ جہاں کا ایک ورق پلٹتا تو دوسرا کائنات کے حُسن و جمال کو نکھار دیتا۔



حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ
خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

ترجمہ حتیٰ کہ آپ ﷺ بنو ہاشم کے اُس کنبہ میں رونق افروز ہوئے جس کی حفاظت نگاہِ قدرت فرما رہی تھی وہ کنبہ یمن و برکت اور قدر و منزلت میں آپ ﷺ کے صدقے ایسے ہی بن گیا جیسے کوہِ گراں کی تقویت کا باعث اُس کی درمیانی چٹانیں ہوتی ہیں۔

محدث بزار نے اپنی مسند، ابن سعد نے طبقات، ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں مدرج اور محدث طبرانی نے ثقہ افراد کی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس کا قول درج ذیل فرمانِ الٰہی کی تفسیر میں نقل کیا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ۔ (سورۃ الشعراء:219)

ترجمہ سجدہ گزاروں میں آپ ﷺ کے آنے جانے۔

اس سے مراد آپ ﷺ کا ایک نبی کی صُلب مبارک سے دوسرے نبی کی صُلب مبارک میں سفر فرمانا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ ظلمتِ دنیا کو کافور کر کے اسے بقعۂ نُور بنانے کیلئے سریر آرائے مملکت ہوئے۔

درج بالا آیتِ مبارک کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔

## پانچویں بہار

## حضور پُر نور ﷺ کے نسب مبارک کے بارے میں

### نسب نامہ

ذیل میں آپ ﷺ کا نسب مبارک اپنے والد ماجد سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی جہت سے پیش کرنے کی سعادت مرقوم ہے:

خاتم النبیین سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ ابن سیدنا عبد اللہ بن سیدنا عبد المطلب ابن سیدنا ھاشم بن سیدنا عبد مناف بن سیدنا قصی بن سیدنا ابن کلاب بن سیدنا ابن سیدنا مرۃ ابن سیدنا کعب ابن سیدنا لوئی ابن سیدنا غالب ابن سیدنا فہر سیدنا مالک ابن سیدنا النضر ابن سیدنا کنانۃ ابن سیدنا خزیمۃ ابن سیدنا مدرکۃ ابن سیدنا الیاس ابن سیدنا مضر ابن سیدنا نزار ابن سیدنا معدّ ابن سیدنا عدنان۔

حضرت عدنان کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اَمجاد میں سے ہے اور آپ علیہ السلام حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لختِ جگر ہیں۔

نَسَبٌ تَحْسَبُ العُلَا بِحِلَاهُ
قَلَّدَتْهَا نُجُوْمَهَا الْجَوْزَاءُ

ترجمہ یہ ایک ایسا رفعت شناس نسب نامہ ہے جسے بلندی بھی اپنا حسن و زیور یقین کرتی ہے۔ اسی زیور کو بلند پایہ برج جوزاء نے اپنے ستاروں کیلئے زیب گلو بنا رکھا ہے۔

حَبَّذَا عِقْدُ سُؤْدَدٍ وَّفَخَارٍ
اَنْتَ فِیْهِ الْیَتِیْمَةُ الْعَصْمَاءُ



سیادت کائنات اور افتخار ارض و سماء کا گلگوں ہار کتنا ہی اچھا ہے جس میں آپ ﷺ کی ذات گرامی یگانہ روزگار موتی ہے۔

## چھٹی بہار

## نورِ مصطفےٰ ﷺ کا جمال

پیارے مصطفےٰ کریم ﷺ کا نورِ اطہر ہی عزت و رفعت اور مجد و کمال کا نام ہے۔ شانِ رفیع کے کوہ گراں اور پیکرِ حشمت و جاہ سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی جبین اقدس میں یہ نور ہر وقت تاباں رہتا۔ قومِ قریش کی ان گنت خواتین آپ کے وصل و ملاپ کی خواہش اپنے اپنے دل کے نہاں خانوں میں زینت بنائے رکھتیں تاکہ اس نور درخشاں اور حقیقتِ فروزاں سے متمتع ہو سکیں مگر آپ نے اُن سب کی آرزوئیں خاک میں ملا دیں اور دامنِ عفت تھامنے کا ایسا سبق سکھایا جسے زندگی بھر بھلا نہ سکیں۔

یہ حقیقت مثلِ آفتاب روشن ہے کہ ازدواجی حیثیت اپنے اندر بے شمار حکمتیں اور بے شمار آفاق رُموز رکھتی ہے۔ اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے نوعِ انسانی کو بربادی اور شکست و ریخت سے بچایا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام شریعتوں نے یہ امر لازمی قرار دیا ہے کہ رشتہ ناطہ دو خاندانوں کے مابین اس طرح ہو کہ وہ ایک جسم کی مانند ہو جائیں جس کے اعضاء شمار کیے جا سکیں اور ہر عضو ایسی کارکردگی کا مظاہرہ کرے جس میں تمام کی بھلائی مضمر ہو۔

سیدنا عبد المطلب ابن سیدنا ہاشم نے ایسی حکمتوں اور اسرار و رموز کے پیش نظر اپنے مولا کریم پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے اور اپنا ظاہر و باطن اُسی ذات لم یزل

کے سپرد کرتے ہوئے اپنے بھاگ بھرے فرزندار جمند حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے رشتے کیلئے اپنی تگ ودو جاری رکھی تا آنکہ بنوزہرہ کے حسبی ونسبی سردار سیدنا وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب کی گوہر جمال، فیروز بخت، پری پیکر، یمن وبرکت سے معمور رعنا ذات، پاکیزہ رضاعت کی پروردہ اور صدف گوہر بار کی طرح محفوظ ہستی سیدتنا آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا (آپ اُس وقت دنیا بھر کے خاندانوں میں ماں باپ دونوں جہتوں سے نسبی فضل وکرامت سے مالا مال تھیں) کا رشتۂ عنفوانِ شباب کا پرتو، اَوجِ ثریا پر کمندِ رفعت ڈالنے والے، پروردگار کائنات کی طرف سے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا باعث بننے والے عظیم سپوت حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کیلئے طے کیا اور زبانِ حال سے یُوں گویا ہوئے:

سَعِدَ الزَّمَانُ وَسَاعَدَ الْإِقْبَالُ
وَدَنَا الْمُنٰى وَأَجَابَتِ الْآمَالُ

ترجمہ: زمانہ خوش بختی کی معراج کو پہنچا، سعادت مندی نے اپنی مدد ونصرت کے سائبان تان لیے، آرزوئیں برلائیں اور امیدیں ساحلِ مراد کو پہنچیں۔

چنانچہ زوجین کے مابین بابرکت حق مہر پر نکاح منعقد ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سیدہ آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کیلئے طیب بنا دیا اور حلتِ شرعی مہیا کردی، حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تشریف لاکر نکاح قبول کرکے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا اور باری تعالیٰ کے قوانین کے عین مطابق اسے اپنی ذات پر لازم قرار دے کر گواہوں سے اس کی گرہ مضبوط کرلی۔ تب وصل وقربت کی وہ ساعتیں نصیب یار بنیں جنہیں اللہ جل مجدہٗ نے حسنِ انسانیت کیلئے مقدر فرما رکھی تھیں نیز وہ امتزاج نصیب ہوا جس کا شرف سیدہ آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کی قسمت کا ستارہ بنا۔ الغرض آپ کے بابرکت رحم میں نُورِ الٰہی قرار پذیر ہوا تا کہ کائناتِ رنگ وبُو کے پہاڑی خطوں، میدانی



علاقوں اور نشیبی گھاٹیوں اور حدِ نگاہ بلندیوں کو تاب وتوانائی بخشنے سے پہلے عالمِ خفاء کا رازِ عظیم رہے۔

امام قسطلانی المواہب اللدنیہ میں رقمطراز ہیں:

"وَذَكَرُوْا أَنَّهٗ لَمَّا اسْتَقَرَّتْ نُطْفَتُهُ الزَّكِيَّةُ، وَدُرَّتُهُ الْمُحَمَّدِيَّةُ فِي صَدَفِ آمِنَةَ الْقُرَشِيَّةِ نُوْدِيَ فِي الْمَلَكُوْتِ وَمَعَالِمِ الْجَبَرُوْتِ أَنْ عَطِّرُوْا جَوَامِعَ الْقُدْسِ الْأَسْنٰى، وَبَخِّرُوْا جِهَاتِ الشَّرَفِ الْأَعْلٰى، وَافْرِشُوْا سَجَّادَاتِ الْعِبَادَاتِ فِي صُفَفِ الصَّفَاءِ لِصُوْفِيَّةِ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ أَهْلِ الصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ، فَقَدِ انْتَقَلَ النُّوْرُ الْمَكْنُوْنُ لِبَطْنِ آمِنَةَ ذَاتِ الْعَقْلِ الْبَاهِرِ وَالْفَخْرِ الْمَصُوْنِ"

ترجمہ: اہلِ محبت کا کہنا ہے کہ جب حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جوہرِ پاک اور دُرِّ گوہر یکتا حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کے رحم مبارک میں قرار پذیر ہوا تو عالمِ ملکوت وجبروت میں ندا دی گئی کہ قدسِ اعلیٰ کی عبادتگاہوں کو خوشبوؤں سے مہکا دو نیز شرفِ اعلیٰ کی ہر ہر سمت کو دھونی دے دو اور مقربانِ خاص، اہلِ صدق ووفا، پیکرِ ادب واخلاص فرشتوں کیلئے مقامِ صفاء پر عبادت وریاضت کی غرض سے صفیں بچھا دو۔ اس قسم کی صدائے دلنواز میں نُورِ مخفی عقلِ تاباں کی مالکہ اور سرمدی افتخار سے سرشار حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک میں منتقل ہوا)۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی (متوفّٰی 463ھ) نے نابغہ روزگار ہستی ولی کامل امام سہل بن عبداللہ تستری (متوفّٰی 273ھ) کا قولِ مبارک نقل کیا ہے۔

لَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّخْلُقَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجِنَانِ أَنْ يَّفْتَحَ الْفِرْدَوْسَ، وَنَادٰى مُنَادٍ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ، اَلَا اِنَّ النُّوْرَ الْمَخْزُوْنَ الْمَکْنُوْنَ، الَّذِی مِنْهُ النُّوْرُ الْهَادِی فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ یَسْتَقِرُّ فِی بَطْنِ آمِنَةَ، الَّذِی یَتِمُّ فِیْهِ خَلْقُهٗ، وَیَخْرُجُ اِلَی النَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا۔

ترجمہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنتوں کے خازن کو فردوس بریں کھول دینے کا حکم ارشاد فرمایا نیز آسمانوں اور زمین میں ندا دینے والے نے ندا دی کہ آج رات پردہ خفا میں محفوظ وہ نور حضرت سیدتنا آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں جلوہ گزیں ہوگا جس سے نور ہادی مطلعِ کائنات کا سہرا بنے گا جس کی بشری تخلیق وہیں پایۂ تکمیل کو پہنچے گی اور وہ مولود مسعود عالمِ انسانیت کیلئے خوشخبری دینے اور بُرے نتائج سے بروقت ڈرانے والا بن کر تشریف لائے گا۔

## ساتویں بہار

## آپ کی روحانیت کا جسمانیت سے ملنا اور اُس کی پوشیدہ خصوصیات

پہلی مرتبہ آپ ﷺ کی روحانیت آپ ﷺ کی جسمانیت کے ساتھ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک میں ملی۔

اسی مناسبت سے میں اپنے والدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ اقوال دہرائے دیتا ہوں جو انہوں نے "السانحات الاحمدیۃ" میں تحریر فرمائے ہیں:

آپ ﷺ کی روحانیت کے جوہر نے ﴿وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِی﴾ (سورۃ طٰہٰ: 41) (اور میں نے مخصوص کرلیا ہے تمہیں اپنی ذات کیلئے) (جمال [illegible] ن،



ص 377) کی گود میں پرورش پائی اور ﴿اِنِّی اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّی یُطْعِمُنِی وَ یَسْقِیْنِی﴾ (میں اپنے رب کے ہاں ہی رات بسر کرتا ہوں وہی مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے) کے قوت بخش غذائیت سے بھرپور دودھ سے نشوونما پائی، اور ﴿اَدَّبَنِی رَبِّی فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی﴾ (میرے رب نے مجھے ادب سکھایا پس مجھے ادب سکھانے میں حسن و خوبی سے کام لیا) کے سرچشمہ آداب سے اکتسابِ فیض کیا اور درس گاہ ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا﴾ (سورۃ النساء: 113) (اور سکھادیا آپ کو جو کچھ بھی آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے) (جمال القرآن، ص 117) میں علم و دانش کے پھول چنے اور ﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾ (سورۃ البروج: 22،21) (بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے اس لوح میں لکھا ہے جو محفوظ ہے) (جمال القرآن، ص 711) کی تختی اور ﴿كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ﴾ (آپ کی عادات کریمانہ قرآن پاک کی عملی تفسیر ہیں) کی سطروں کے صحائف میں ﴿كُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ مُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ﴾ کی جامعہ کے اندر فقاہت پائی اور ﴿فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی﴾ (سورۃ النجم: 10) (پس وحی کی اللہ نے اپنے (محبوب) بندے کی طرف جو وحی کی) (جمال القرآن، ص 632) کے مقام بسط و کشاد میں تہذیب و تمدن پایا اور ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی﴾ (سورۃ النجم: 17) (نہ درماندہ ہوئی چشم (مصطفےٰ) اور نہ (حدِ ادب) سے آگے بڑھی) (جمال القرآن، ص 632) کے تجاجل کے ذریعے مذہب دیدار و شوق حاصل کیا اور ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ○ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ﴾ (سورۃ الشعراء: 194، 193) (اُترا ہے اسے لے کر روح الامین (یعنی جبرئیل) آپ کے قلب (منیر) پر تاکہ بن جائیں آپ (لوگوں کو) ڈرانے والوں سے) (جمال القرآن، ص 451) کی زبان پائی اور ﴿مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ﴾ (جس نے مجھے دیکھا پس یقیناً اُس

نے حق کو دیکھا) کا لحاف اوڑھا اور ﴿فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ﴾ (سورۃ الانفال:62)۔(تو آپ فکر مند کیوں) بے شک کافی ہے آپ کو اللہ) (جمال القرآن، ص222) کا تاج سر پر رکھا اور ﴿أُدْنُ مِنِّي يَا مُحَمَّدُ بِنَعْلَيْكَ﴾ (اے محمد! آپ اپنے نعلین سمیت میرے قریب ہو جایئے) کے نعلین زیب پا کئے اور ﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ (سورۃ المائدۃ:54) (محبت کرتا ہے اللہ ان سے اور وہ محبت کرتے ہیں اس سے) (جمال القرآن، ص741) کی پوشاکیں زیب تن کیں اور ﴿وَأَنْ تَوَلَّوْا﴾ (سورۃ الانبیاء:57) (کہ تم چلے جاؤ گے) (جمال القرآن، ص392) کی دستاریں باندھیں اور ﴿فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ﴾ (سورۃ التوبہ:129) (تو آپ فرما دیں کافی مجھے اللہ) (جمال القرآن، ص249) اُس نے ہی مجھے پہچانا، میری حقیقت کے اجمال و تفصیل کا احاطہ کیا اور ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾ (سورۃ النجم:18) (یقیناً انہوں نے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں) (جمال القرآن، ص632) کی قوت اور عصابت کے ساتھ توانائی حاصل کی اور اس پر ﴿بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ﴾ (سورۃ ق:15) (بلکہ یہ (کفار) از سرِ نو پیدا کرنے کے بارے میں شک میں ہیں) (جمال القرآن، ص6230) کے جھنڈیاں باندھیں اور آپ ﷺ کے روحانی جوہر کا تقدم ﴿أَنَا لَهُمْ مَا مَاتُوا﴾ (میں اپنے غلاموں کیلئے ہی ہوں جب تک وہ فکرِ موت میں رہے) اور تاخر ﴿أَنَا لَهُمْ مَا عَاشُوا﴾ (میں اپنے غلاموں کیلئے ہی ہوں جب تک وہ ایامِ زیست گزارتے رہیں گے) توسط ﴿أَنَا لَهُمْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ (میں عالمِ قبور میں بھی اپنے غلاموں کی قسمتیں سنواروں گا) ہے۔ اُس ذاتِ لم یزل نے اپنے پیارے محبوب پاک ﷺ کے روحانی جوہر کا احاطہ فرما رکھا ہے جس کی شان ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (سورۃ الحدید:4) (اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی تم ہو) (جمال القرآن، ص646) ہے۔



## آٹھویں بہار

## آپ ﷺ کے والد ماجد کی وفات

آپ ﷺ کے والدِ گرامی اُس وقت راہِ بقا کے مسافر بنے جب آپ اپنی والدہ ماجدہ کے بطنِ مبارک میں تھے جیسا کہ محدّث حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت قیس بن مخرمہ کی روایت نقل کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ امام مسلم کی شرط کے عین مطابق ہے۔ محدّث ذہبی نے بھی اس کا اقرار اور اس کی تائید کی ہے۔

آپ کی وفات کا سبب آپ کا وہ مرض تھا جو اپنے اُن ہم وطن قریشیوں کے ہمراہ غزہ سے واپسی پر، بمقام یثرب طاری ہوا جو شام کے شہروں کی طرف تجارتی سفر کا بندوبست کیا کرتے تھے۔ یثرب مدینہ منورہ کا پہلا نام ہے جس کا مطلب ہے بیماریوں کی جگہ۔ آپ کا مرض یہیں شدّت اختیار کر گیا۔ آپ ان دنوں اپنے والدِ گرامی حضرت سیّدنا عبدالمطلب کے اُخوال (ننھیال خاندان) بنی عدی بن النجار کے ہاں رہائش پذیر تھے۔ ایک ماہ بیماری میں مبتلا رہ کر رحلت فرما گئے۔ جن وانس نے تأسف کا اظہار کیا۔ اُس وقت آپ کی عمر 25 سال تھی۔ آپ دار النابعہ میں دفن ہوئے۔ یہ جگہ بنی عدی بن النجار کے ایک فرد کے نام پر تھی۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ کا وصال اَبواء کے مقام پر ہوا جو کہ مدینہ کے قریب جحفہ سے 23 میل دور ہے اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپ کی وفات نے قریشی اور مدنی لوگوں عموماً اور آپ ﷺ کے دادا اور والدہ ماجدہ کے قلب و باطن پر غم واندوہ کے گہرے نقش مرتب کیے۔

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے عین مطابق اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں بشری نشو ونما کے مراحل طے فرماتے رہے۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے کبھی بھی آپ ﷺ کی وجہ سے سردرد یا جسم کے درد یا تخ ریاح کی شکایت کی اور نہ ہی حمل کی گرانی محسوس کی جیسا کہ عموماً خواتین محسوس کرتی ہیں اور اس دوران اُن پر بعض علامات بھی طاری ہوتی ہیں مثلاً: بعض کھانے پینے کی اشیاء پسند کرتی ہیں اور بعض نہیں۔ حتیٰ کہ وہ سرمدی تاریخ قریب آ گئی جو حق سبحانہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی تھی۔ 12 ربیع الاوّل کی شب بمطابق اپریل 571ء واقعہ فیل کے 50 دنوں بعد اس گھڑی کی مثل نہ دنیا نے کبھی دیکھا اور نہ دیکھ سکے گی۔ سیدۃ آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا نے بروزِ قیامت مقامِ محمود پر فائز ہونے والی ہستی سیدِ کون ومکاں کی ذاتِ انور سے اپنی گود سر سبد تا ابد فرمائی۔

## نویں بہار

## سلامِ عقیدت

آپ ﷺ کی ذاتِ انور پر درود وسلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْعُيُوْنِ

اے عالمِ انسانیت کی آنکھوں کی بینائی آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رُوْحَ الْاَرْوَاحِ

اے تمام روحوں کی جان! آپ ﷺ پر سلام ہو



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ بِلِسَانِ إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ

اے إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ کی زبانِ حق ترجمان!

آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْبَرِيَّةِ

اے وہ ذات جسے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے!

آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُسْتَاذَ الْبَشَرِيَّةِ

اے بشریت کے معلّم! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُنْقِذَ الْعَالَمِ مِنَ الضَّلَالَاتِ وَالْجِهَالَاتِ

اے دنیائے انسانیت کو گمراہیوں اور حماقتوں سے بچانے والے!

آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَجْمَعَ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ

اے جامع فضائل وکمالات! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الدِّيْنِ الْحَيِّ وَالرِّسَالَةِ الْخَالِدَةِ

اے زندہ دین اور رسالتِ ابدی کے مالک! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُطَهِّرَ الْعُقُوْلِ مِنَ الْعَوَائِدِ الْفَاسِدَةِ

تخیلات فاسدہ سے انسانیت کے عقول کو پاک صاف کرنے والے!

آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ دَاعٍ إِلَى الْوَحْدَةِ الْعَالَمِيَّةِ

اے وحدت عالمی کی طرف بلانے والی اولیں شخصیت! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَارِبَ الْمَبَادِئِ الْوَاهِيَةِ

انسانیت کے بچاؤ کی خاطر تباہ کن بنیادوں کے خلاف برسرِ پیکار ذات!

آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ رَغَّبَ أُمَّتَهُ فِي طَلَبِ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ
لِتَسْعَدَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اے وہ ذات جس نے اپنی امت کو دینی علوم سیکھنے کی رغبت دلائی تاکہ دنیا و آخرت میں فیروز بختی سے ہمکنار ہو! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دَعَاهَا لِلتَّسَلُّحِ بِالْعُلُوْمِ الدُّنْيَوِيَّةِ لِتَعْرِفَ
الْأَسْرَارَ الْكَوْنِيَّةَ

اے وہ ذات جس نے اپنی امت کو دنیاوی علوم سے لیس ہونے کیلئے تیار کیا تاکہ وہ اسرارِ کونیہ کی پہچان کر سکے! آپ ﷺ پر سلام ہو



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَعَ لِأُمَّتِهِ الْقَوَاعِدَ الْعَامَّةَ وَتَرَكَ لِلْعُلَمَاءِ
الْأَكْفَاءِ الْإِجْتِهَادَ

اے وہ کریم ذات جس نے اپنی امت کی خاطر عمومی قواعد تشکیل دے کر جلیل القدر علماء کیلئے اجتہاد کا دروازہ کھول دیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ رَفَعَ مُسْتَوَى الْمَعِيْشَةِ بَيْنَ الْعِبَادِ

اے وہ ذات جس نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان معاشی مساوات کا علم بلند فرمایا! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ حَقَّقَ أَسْمٰى مَظَاهِرَ الْعَدَالَةِ الْإِجْتِمَاعِيَّةِ بَيْنَ
الْأَفْرَادِ وَالطَّبَقَاتِ

اے وہ ذات جس نے افراد اور طبقات کے مابین اجتماعی انصاف کے اعلیٰ مظاہر کا ثبوت پیش کیا! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ضَرَبَ أَرْوَعَ الْأَمْثَالِ فِي الصِّدْقِ وَالثَّبَاتِ

اے وہ ذات جس نے صدق و ثبات میں انوکھی مثالیں قائم فرمائیں!

آپ ﷺ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَتَى الْعَالَمَ بِحَضَارَةٍ جَمَعَتْ مَحَاسِنَ
الْحَضَارَاتِ
وَفَاقَتْهَا وَسَلِمَتْ مِنْ نَقَائِصِهَا

اے وہ ذات جس کی تشریف آوری عالمِ انسانیت میں ایک ایسی مستقل شریعت کے ساتھ ہوئی جس نے سابقہ شریعتوں کی تمام خوبیاں اپنے اندر سمو کر اُن میں اور اضافہ بھی کر دیا! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَافَحَ الْجَهْلَ وَالْغِشَّ وَالْبَطَالَةَ

اے وہ کریم ذات جس نے جہالت، کھوٹ اور جھوٹ کا ردّ فرمایا!
آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ قَاوَمَ الْمَرَضَ وَالْفَقْرَ وَالرَّذِيلَةَ

اے وہ ذات جس نے بیماری، فقر اختیاری اور لوگوں کے گھٹیا پن کا تحمل اور بردباری کے ساتھ مقابلہ کیا! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَافِعَ مَنَارِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ

اے لغتِ عربی کو اَوجِ کمال سے نوازنے والے! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَطَلَ الْمَعَارِكِ الْفِكْرِيَّةِ

اے فکری معرکہ آرائیوں کا اعلان فرمانے والے! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَطَلَ الْمَعَارِكِ الْإِجْتِمَاعِيَّةِ

اے اجتماعی جنگیں جیتنے والے! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ



اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَطَلَ الْمَعَارِكِ الْحَرْبِيَّةِ

اے حربی معرکے جیتنے والے! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَعَ قَانُوْنَ الْمُكَافَاةِ فِي الدُّنْيَا وَالْمُجَازَاةِ فِي الْآخِرَةِ

اے وہ ذات جس نے دنیا میں قانونِ مکافات اور آخرت میں قانونِ مجازات کی تشکیل کی! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَةَ السَّلَامِ وَالْوِئَامِ

اے سلامتی اور اتحاد کے داعیٔ اعظم! آپ ﷺ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ الْكِرَامِ

اے تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد تشریف لانے والے! آپ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ بِكُلِّ سَلَامٍ أَوْجَدَهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

اے وہ ذات جو ہر اُس سلام کی آئینہ دار ہے جسے بادشاہ اَزلی، ہر عیب سے پاک ہستی اور سلامت رکھنے والے پروردگار نے وجود بخشا ہے! آپ پر سلام ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَسَلَّمَ

## دسویں بہار

## شبِ میلادالنبی وقوع پذیر ہونے والے عجائبات کی ایک جھلک

محدث بیہقی، محدث طبری اور محدث ابن عبدالبر نے سیدتنا اُمِ عثمان فاطمہ بنت عبداللہ الثقفیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''جب رسول کریم ﷺ کی ولادت پاک کا وقت ہوا تو میں نے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر مبارک کو نُور سے معمور ہوتے اور ستاروں کو قریب آتے دیکھا حتیٰ کہ میں نے محسوس کیا کہ کہیں یہ ستارے مجھ پر ہی نہ گر پڑیں''

محدث احمد، محدث بزار، حاکم اور محدث بیہقی نے سیدنا عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے:

رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ثمر ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زباں پر جاری ہونے والے دعائیہ کلمات یُوں ارشاد فرمائے ہیں:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (سورۃ البقرۃ:129)

ترجمہ اے ہمارے رب! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہیں میں سے تاکہ



...کر سنائے انہیں تیری آیتیں اور سکھائے انہیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں اور ...صاف کر دے انہیں۔ (جمال القرآن، ص25)

اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں جو انہوں نے اپنی امت کو دی ...۔ اللہ تعالیٰ نے اُس بشارت کے جو الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک پر ...اری ہوئے انہیں یُوں ارشاد فرمایا:

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (الصف:6)

ترجمہ اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نام (نامی) احمد ہوگا۔ (جمال القرآن، ص663)

اور میں اپنی والدہ ماجدہ کے اُن خوابوں کی تعبیر ہوں جو آپ نے دیکھے تھے نیز اسی طرح انبیائے کرام کی مائیں دیکھتی رہیں۔ جب آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو اپنی گود مبارک میں پایا تو اُس وقت آپ ﷺ کے نُور کی بدولت شام کے محلات جگمگاتے دیکھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے ابن حبان نے صحیح السند قرار دیا ہے۔

محدث ابن حنبل نے بھی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اپنی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے۔

محدث حاکم اور محدث طبرانی نے سیدنا حزام بن اوس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی یُوں کی ہے:

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْ
ضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِي ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْ
رِ سُبُلَ السَّلَامِ نَخْتَرِقُ

ترجمہ: جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو زمیں میں چمک اُٹھی اور آفاقِ عالم روشن ہو گئے۔ ہم اُس روشنی اور نور میں رشد و ہدایت کی راہیں عبور کر رہے ہیں۔

حافظ ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے لطائف المعارف میں تحریر فرمایا ہے جیسا کہ المواہب اللدنیۃ میں ہے:

خُرُوْجُ هٰذَا النُّوْرِ عِنْدَ وَضْعِهِ اِشَارَةٌ اِلٰى مَا يَجِيْءُ بِهِ مِنَ النُّوْرِ الَّذِي اهْتَدٰى بِهِ اَهْلُ الْاَرْضِ وَزَالَ بِهِ ظَلَامُ الشِّرْكِ۔

ترجمہ: آپ ﷺ کی ولادت پاک کے وقت نور کا ظاہر ہونا دراصل اُس نتیجے کی جانب اشارہ ہے جو وہی نور لائے گا۔ جس سے اہلِ زمیں راہنمائی پائیں گے اور جس کے صدقے شرک و کفر کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ۔ (سورۃ المائدۃ:15,16)

ترجمہ: بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک کتاب ظاہر کرنے والی دکھاتا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انہیں جو پیروی کرتے ہیں اس کی خوشنودی کی، سلامتی کی راہیں اور نکالتا ہے۔ انہیں تاریکیوں سے اُجالے کی طرف اپنی توفیق سے اور دکھاتا ہے انہیں راہِ راست۔ (جمال القرآن، ص133)



حافظ ابو یوسف القسوی سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ایسے ہی حافظ ابنِ حجر نے فتح الباری میں حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مکہ میں ایک یہودی رہائش پذیر تھا۔ جس رات حضور نبی کریم ﷺ کے قدوم میمنت لزوم سے جہانِ آب و گل معطر ہوا تو اُس نے کہا: اے قومِ قریش تمہارے ہاں کسی کی ولادت تو نہیں ہوئی؟ کہنے لگے: ہمیں علم نہیں ہے۔ یہودی نے کہا: ذرا معلوم کر کے بتاؤ تو سہی؟ آج رات اس آخری اُمت کے نبی کی آمد ہوئی ہے۔ اُس بابرکت نبی کے شانوں کے درمیان خاص قسم کی علامت ہے۔ قریشی افراد گھروں کو لوٹے اور چھان بین کی۔ انہیں علم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں گوہرِ مراد بر آئی ہے۔ چنانچہ وہی یہودی اُن لوگوں کے ہمراہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اپنا لختِ جگر انہیں دکھایا۔ یہودی آپ ﷺ کی زیارت کرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو کہا کہ اب بنو اسرائیل سے نبوت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گئی ہے۔ قسم بخدا! اب وہ تم پر ایسا وار کریں گے جس کی خبر مشرق و مغرب دور دور تک پھیلے گی)۔

حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری نے یہی روایت قدرے اختلاف کے ساتھ حضرت اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی نقل کی ہے۔

محدث بیہقی، محدث ابو نعیم، خرائطی نے الھواتف، محدث ابن عساکر اور مفسر قرآن ابن جریر نے اپنی تاریخ طبری میں اپنی سند کے ساتھ حضرت مخزوم کے واسطہ سے اُن کے باپ حضرت ہانی سے روایت نقل کی ہے: آپ فرماتے ہیں:

جس رات رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ایوانِ کسریٰ میں لرزہ طاری ہو گیا اور اُس کے چودہ بالکونیاں یا کنگرے گر پڑے۔ آتشِ فارس بجھ گئی حالانکہ ایک

ہزار سال سے حرارت فشاں تھی۔ بحیرہ ساوہ کا پانی اُتر گیا۔

محدث طبرانی نے معجم الاوسط، محدث ابو نعیم اور محدث ابن عساکر نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اُلوہیت میں میرا مرتبہ یہ ہے کہ میں مختون پیدا ہوا ہوں۔ کسی نے بھی میرا ستر نہیں دیکھا۔

حافظ ضیاء الدین ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد المقدسی نے الأحادیث المختارۃ میں اسے درجہ صحت پر جانچا ہے۔

حافظ علاؤ الدین بن قلیج نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ آپ مغلطائی کے لقب سے مشہور تھے۔ ایسے شرح الزرقانی علی المواہب میں بھی ہے۔

اے ہمارے جسم و روح کے مالک! ہماری محفلوں اور نشست و برخاست کو حضور پُر نور ﷺ کی ذاتِ گرامی قدر اور آپ کی پاکیزہ آل اور عظمتِ بے کنار سے مالا مال آپ ﷺ کے صحابہ پر تحفہ درود و سلام کے ذریعے اپنے علم کی مقدار، اپنے علم کی تعداد اور وزن کے مطابق مہکا دے۔ ہمارے دلوں کو آپ ﷺ کی محبت سے تقویت بخش دے اور غلامانِ مصطفےٰ کی شیرازہ بندی فرما دے۔ آپ ﷺ کے دینِ حنیف کو چار دانگِ عالم میں غلبہ نصیب کر دے اور ہر قسم کے مصائب سے ہمیں بچا لے۔ آمین ثم آمین

راقم باقر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتابچے کے نوٹس 19 جمادی الاولیٰ 1356ھ بمطابق 28 جولائی 1939ء بمقام سلا (مراکش) مکمل فرمائے۔ میں نے ان نوٹس کا دوبارہ مطالعہ کیا۔ کئی ماہ تک قطع و برید اور اضافہ جات و ترامیم کیں۔ آخر کار 18 ربیع الاوّل بروز ہفتہ 1364ھ بمطابق 3 مارچ 1945ء کو یہ کاوش پایہ تکمیل کو پہنچی۔